Regd. No.LW/ NP/63
Fax No. 0522-787310
788376
Website : - www.nadwatululama.org, Email : - nadwa@sancharnet.in

R.N.I.No.UP.URD.03615/24/1/2001-Tc
Office Ph.No.787250 (Ext)18
Guest House-323864

FORTNIGHTLY Vol. No. : 1 Issue No. 24

TAMEER-E-HAYAT

NADWATUL-ULAMA,LUCKNOW-226 007 (INDIA) Rs. 7/-

پندرہ روزہ

تعمیرِ حیات

لکھنؤ

جلد نمبر ۳۹ | ۱۰ر مارچ ۲۰۰۲ء مطابق ۲۵ر ذی الحجہ ۱۴۲۲ھ | شمارہ نمبر ۹

زیرسرپرستی : حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی ناظم ندوۃ العلماء

زیرنگرانی
مولانا عبداللہ عباس ندوی
معتمد تعلیمات ندوۃ العلماء
پروفیسر وصی احمد صدیقی
معتمد مالیات ندوۃ العلماء

مجلس ادارت
شمس الحق ندوی
(مدیر اعلی)
سید محمود حسن حسنی ندوی
معاون مدیر

مجلس مشاورت
مولانا نذر الحفیظ ندوی
مولانا عبداللہ حسنی ندوی
مولانا محمد خالد ندوی
ڈاکٹر ہارون رشید صدیقی

زرتعاون

سالانہ ---=/۱۵۰ روپے
فی شمارہ ---------=/۷ روپے
بیرونی ممالک فضائی ڈاک
ایشیائی، یورپی، افریقی
وامریکی ممالک.....۳۵ ڈالر
بیرونی ممالک بحری ڈاک
بحری ڈاک جملہ.....۲۰ ڈالر

خط و کتابت کا پتہ

مینجر تعمیرِ حیات پوسٹ باکس نمبر ۹۳
ندوۃ العلماء، لکھنؤ (۲۲۶۰۰۷) یوپی
ڈرافٹ سکریٹری مجلس صحافت ونشریات لکھنؤ کے نام سے بنائیں اور دفتر تعمیرِ حیات کے پتہ پر روانہ کریں۔
Website:www.nadwatululama.org
E-mail Adress: nadwa@sancharnet.in
Ph: Office.787250(Ext)18
Guest House.323864

گزارش

خط وکتابت اور منی آرڈر کرتے وقت کوپن (پیغام سلپ) پر خریداری نمبر کے ساتھ مکمل نام وپتہ ضرور لکھیں خریداری نمبر ہر پتہ کی سلپ پر لکھا رہتا ہے اگر آپ جدید خریدار ہیں تو اس کی صراحت ضرور کریں اس سے دفتری کارروائی میں آسانی اور جلدی ہوتی ہے۔ (مینجر)

دائرہ میں سرخ نشان ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اس شمارہ پر آپ کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ لہٰذا اگر آپ چاہتے ہیں کہ دین وادب کا یہ خادم ندوۃ العلماء کا ترجمان آپ کی خدمت میں پہنچتا رہے تو سالانہ چندہ مبلغ =/150 روپے بذریعہ منی آرڈر دفتر تعمیرِ حیات کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ (مینجر) (مضمون نگار کے خیالات سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں)

پرنٹر پبلشر اطہر حسین نے پارکھ آفسٹ ٹیگور مارگ لکھنؤ میں طبع کرا کے دفتر تعمیرِ حیات مجلس صحافت ونشریات ندوۃ العلماء لکھنؤ سے شائع کیا۔

حامد خوشنویس۔ کمپیوٹر سیکشن مجلس تحقیقات ونشریات اسلام ندوۃ العلماء لکھنؤ

Mobile: 98390 95795
Phone : 0522-301658

تباراونٹنگ

اودھ کی شان اونٹنگ ★ ٹریس ★ کھڑکی ★ فلس
المونیم ★ کھڑکی ★ دروازے ★ سلنگ ★ فلورک

ہمارے یہاں ہر قسم کے المونیم اور اونٹنگ کا کام بہت ہی کفایتی قیمت پر ہوتا ہے۔
ایک بار خدمت کا موقع دیں۔

ایم۔ کے ملک، راج ۳۰۱، راوشال کھنڈ، گومتی نگر، لکھنؤ

The Fragrance
of East

A quarterly English magazine published from Nadwa needs your patronage. Please subscribe it yourself and motivate others also to read it regularly.
Annual subscription is only Rs.100/- which may be sent by M.O. or Bank Draft payable to :-

The secretary
Majlise Sahafat wa Nashriat
C/o Tamir-e-Hayat, Nadwatul Ulama
P.O. Box No.93, Tagore Marg
Lucknow-226 007 (U.P.)

Ph.No 260433 - 242946

آپ کی خدمت میں جدید و دلکش سونے چاندی کے زیورات کے لئے

ہمارا نیا شوروم

گھنہ پیلس

حاجی عبدالرؤف خاں، حاجی محمد فہیم خاں، محمد معروف خاں

ایک مینارہ مسجد کے سامنے اکبری گیٹ چوک لکھنؤ

بطینا

قبض اور گیس کی کامیاب دوا
• قبض، گیس، ہچکی، دل کا غلبہ
• جلن، گرانی اور بگڑ خرابیوں کیلئے
• بیحد مفید ٹانک
استعمال کریں، آرام پائیں۔

HASANI PHARMACY
117/41(Gwynne, Road, Lucknow - 226018 Ph:. 202677

حسنی فارمیسی کی ایجنسی کے لیے رابطہ قائم کریں

کیپ کے اوپر AFZALS اور MAU CITY دیکھ کر خریدیئے

مئو کا بنا

نورانی تیل

درد۔ زخم۔ چوٹ کٹنے۔ جلنے کی مشہور دوا

انڈین کیمیکل کمپنی، مئوناتھ بھنجن (یو۔پی)

چشمہ سائنز

جاپانی کمپنی کے ذریعہ آنکھوں کی جانچ ہوتی ہے
AUTO-REFROCTO METER AR-660
فوٹو کرامک ☆ کوئیڈ لینس ☆ ہائی انڈیکس ریزی لینس
فینسی پاور دھوپ کے چشموں کا خاص مقام
ایک بار خدمت کا موقع دیں
آپٹیشن ایے۔ رحمٰن (علیگ)
شنکر جی کی مورتی کے نزدیک، معتبر گنج، اعظم گڑھ

Printed And Published by *Athar Husain* on behalf of Nadwatul Ulama
at Parekh offsetPressTagore Marg,Lucknow.u.p. Editor: *Shamsul Haq Nadwi*

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس شمارے میں

۱	کامیاب زندگی	مولانا محمد احمد صاحب پرتاپگڈھی رح	۲
۲	گجرات کا المیہ اور اس کے اثرات (اداریہ)	حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی	۵
۳	خالق کائنات کی نگاہ میں بڑا جرم	حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رح	۸
۴	محرم کا مبارک مہینہ	مولانا عبدالماجد دریابادی رح	۱۰
۵	اسلامی اصول ہی موجودہ مسائل کا حل	مولانا سعید الرحمن اعظمی ندوی	۱۱
۶	شمع ایماں (نظم)	مجیب بستوی	۱۲
۷	فساد کا اصل سرچشمہ	شمس الحق ندوی	۱۳
۸	پہلی سی وہ سحر نہیں (نظم)	خلیل پرتاپ گڈھی رح	۱۴
۹	احساس عمل	امین الدین شجاع الدین	۱۵
۱۰	اسلام اور تعلیم	الفا محمود بھا	۱۶
۱۱	اسلام انسانیت کی پناہ گاہ	محمد فرمان نیپالی ندوی	۲۱
۱۲	سوال وجواب	محمد طارق ندوی	۲۳
۱۳	وہ جو لٹ گئیں مری عظمتیں (نظم)	حفیظ بنارسی	۲۴
۱۴	قرآن کریم انسانی زندگی کے مسائل کا حل	ترجمہ: محمد انظر ندوی حیدرآبادی	۲۵
۱۵	عالمی خبریں	سعید اشرف ندوی	۲۷
۱۶	مطالعہ کی میز پر	محمد شاہد ندوی بارہ بنکوی	۲۸

شرائط تجنیسی

۱۔ پانچ کاپی سے کم کی ایجنسی جاری نہیں کی جاتی۔

۲۔ فی کاپی Rs. 15/= کے حساب سے زرضمانت روانہ کرنا ضروری ہے۔

۳۔ کمیشن جوابی خط سے معلوم کریں۔

نرخ اشتہار

۱۔ تعمیر حیات کالم فی سینٹی میٹر اندرونی صفحہ Rs. 40/=

۲۔ تعمیر حیات کالم فی سینٹی میٹر پشت پر تلکین صفحہ Rs. 50/=

۳۔ کمیشن تعداد اشاعت کے مطابق ہوگا جو آرڈر دینے پر متعین ہوگا۔

۴۔ اشتہار کی نصف رقم پیشگی جمع کرنا ضروری ہے۔

۵۔ انٹرنیٹ اور تعمیر حیات دونوں کا نرخ اشتہار فی کالم فی سینٹی میٹر Rs. 80/=

بیرون ملک کے نمائندے

مدینہ منورہ

Mr. TARIQUE HASAN ASKARI
P.O.Box No. 3040
Mdina Munawwara(K.S.A)

برطانیہ

Dr.M.AKRAM NADWI
Oxford Center for Islamic Studies
George Street
Oxford Ox1 2AR

ساؤتھ افریقہ

Mr.M.YAHYA SALLO NADWI
P.O.Box No.388 Vereninging.(S.Africa)

قطر

Mr.ABDUL HAI NADWI
P.O.Box.No.10894, Doha-Qatar

دبئی

Mr.QARI ABDUL HAMEED NADWI
P.O.Box No.12525, Dubai(U.A.E)
Ph:No.3970927

پاکستان

Mr.ATAULLAH
Sector A-50 Near Sau Quater
H.No.109 Town Ship kaurangi
Karachi-31(Pakistan)

امریکہ

Dr.A.M.SIDDQUI
98-Conklin Ave. Woodmere
New York 11598(U.S.A)

اداریہ

محمد رابع حسنی ندوی

گجرات کا المیہ اور اس کے اثرات

ہندوستان کو بدیسی غلامی سے آزادی ملنے پر ملک کی ضرورت کے لائق حکومت قائم کرنے اور چلانے کے لئے اس کے دانشوروں اور قانون دانوں نے جو دستور دیا وہ اس کے قومی اقدار اور مفادات کا حامل دستور ہے، جو ہندوستان میں اس عظیم ملک کے تاریخی مزاج و کردار کی جھلک پیش کرتا تھا، اس ملک کا ماضی فرقہ وارانہ مذہبی منافرت کا حامل نہیں رہا ہے، یہاں ماضی میں جو بھی ٹکراؤ یا کشش رہی ہے وہ اس کے حکمرانوں کے سیاسی و فوجی اقتدار کی بقاء اور طلب تک محدود رہی ہے۔ مذہبی فرقہ بندی پر نہیں رہی ہے چنانچہ مسلم حکمرانوں کے ماتحت عہدہ داروں میں ہندو دانشور اور منتظم اور ہندو حکمرانوں کے ماتحت عہدہ داروں میں مسلمان دانشور اور منتظمین بھی رہے ہیں حد یہ ہے کہ اورنگ زیب عالمگیر جیسا مذہبی مسلمان شہنشاہ جس کو ہندوؤں میں سخت ہندو دشمن مسلمان حکمراں بتایا جاتا ہے، اس نے بھی متعدد اعلیٰ عہدوں پر ہندو دانشوروں اور منتظمین کو رکھا تھا، اور صرف مسجدوں میں ہی نہیں بلکہ متعدد مندروں کو بھی جائدادیں وقف کیں، لیکن ہندوستان پر غیر ملکی انگریز حکومت نے ملک میں اپنے قدم جمائے رکھنے کے لئے یہ سیاست اختیار کی کہ ملک کے مختلف مذہبی فرقوں کے مابین پیش آنے والے واقعات میں نفرت اور ٹکراؤ کے اسباب دکھائے جائیں، تاکہ ملک کی عوامی طاقت متحد نہ رہ سکے۔ اس کے لئے ملک کی تاریخ میں مذہبی فرقوں کے مابین واقعات کی ایسی تصویر کشی کی جس سے یہ ثابت ہو کہ ملک میں مذہبی زور دستی اور حق تلفی کا دور دورہ رہا ہے، چنانچہ انگریزی اقتدار میں ایسی کتابیں و نصاب تعلیم مرتب کیا گیا جن سے انگریزوں کا یہ مقصد پورا ہوتا ہو، خاص طور پر مسلمانوں کو جابر اور ظالم اور غیر مسلموں کے ساتھ معاندانہ رویہ اختیار کرنے والا دکھایا گیا۔

اس نصاب اور لٹریچر نے عام ہندوؤں اور سکھوں کے ذہنوں کو مسموم کیا، پھر اس ذہن کی کارفرمائی تقسیم ہند کے موقع پر سخت انداز میں ہوئی، اور یہ انگریزی اقتدار اعلیٰ کی سربراہی میں انجام پائی، جس سے ہندو مسلم فرقوں کے دلوں میں ایک دوسرے سے سخت نفرت و عداوت ابھری اور ملک کے دونوں ٹکڑوں کے سرحدی علاقوں میں آگ و خون کا کھیل ہوا، اور اس سے متحدہ ہندوستان کے ماضی کی رواداری، میل محبت کی تاریخ ٹوٹ پھوٹ گئی۔

لیکن دونوں فرقوں کے غیر متعصبانہ مزاج کے حامل دانشوروں اور قائدین نے حالات کو سنبھالا اور ملک کے مستقبل کے لئے ملک کے ماضی کے اقدار کو بنیاد بنایا اور اسی کے مطابق دستور ترتیب دیا۔ اس دستور کے بموجب ملک نے اپنے نئے عہد میں قدم بڑھایا اور ترقی کی راہ اختیار کی، ملک اپنے باشندوں کی تعداد اور اپنے رقبہ کی وسعت اور اپنی زمینی دولت پھر اپنے روادارانہ اور انسانیت دوست مزاج کے لحاظ سے پورے مشرق کی قیادت کے منصب کی طرف بڑھنا شروع ہوا، اور پورے ایشیا میں اس کی اہمیت اور بڑائی کو تسلیم کیا جانے لگا، اس پورے خطے میں ہندوستان کے ارد گرد پچاس سے زیادہ مسلم ممالک ہیں، وہ سب ہندوستان کو اپنے بڑے بھائی کی حیثیت سے دیکھنے لگے، لیکن انگریزوں کے لائے ہوئے علاقائی و نسلی و مذہبی منافرت کے بیج بھی اپنا کام کرتے رہے، اور ان کے اثر میں آئے ہوئے فرقہ وارانہ دشمنی اور ٹکراؤ کو پسند کرنے والے ادارے و افراد نے اپنی کوششیں جاری رکھیں، مسلمان اقلیت میں تھے اس لئے ان کے فرقہ وارانہ دشمنی کا مزاج رکھنے والے زیادہ کارگر نہ ہو سکے لیکن ہندوؤں میں اس مزاج کے لوگ اور ادارے ملک پر اپنے اثرات بڑھاتے رہے حتی کہ اپنی تدبیروں اور سازشوں سے سیکولر مزاج

جارحانہ سیاست کے حامل لوگوں کی حکومت ہے، اس کے زیر سایہ خونی ڈرامہ رچا گیا، جس سے پورے ملک کے مسلمانوں کے دل دہل گئے اور ملک کا روادارانہ وسیکولر کردار پاش پاش ہوگیا بالآخر بدنامی اور سیکولر مزاج کے افراد کے دباؤ کا کسی قدر اثر پڑا اور عدالت عظمیٰ نے بھی خصوصی توجہ کی اور ایودھیا کے نام پر جن جارحانہ مقاصد کی تکمیل کی جانے والی تھی روک دی گئی، اور حالات کے بدترین ہوجانے کا جو سلسلہ شروع ہوگیا تھا اس میں کچھ ٹھہراؤ پیدا ہوا، اب دیکھنا ہے کہ یہ ٹھہراؤ کتنا قائم رہتا ہے۔

اس ملک کے سربراہانِ حکومت کو خواہ وہ ہندو فرقہ پرستی کے رہبر آر، ایس، ایس کے ہمنوا ہوں اور خواہ ملک کے سیکولر مزاج کے داعی ہوں اس بات پر غور کرنا اور فیصلہ کرنا ہے کہ فرقہ پرستی کا یہ جارحانہ عمل جو ایودھیا میں اپنی من مانی کرنے کے لئے ساری انسانی قدروں اور ملک کی سالمیت وترقی کے لئے تباہ کن طوفان کی شکل اختیار کرگیا ہے، ملک و قوم کو کس تباہی اور انتشار تک لے جائے گا اور ملک وقوم کی عزت کو بیرون ملک کیا نقصان پہنچائے گا۔ کارخانوں کو جلانا، صنعتی ٹھکانوں کو تباہ کرنا اور سب مال لوٹ لینا، لوٹنے والوں کو کچھ سستے فائدے تو حاصل کرادے گا لیکن برباد ہوجانے والی صنعتوں کے ختم ہوجانے سے ملک کی دولت اور صنعتی ذرائع میں کیا کمی واقع ہوجائے گی جب کہ یہ مالی وصنعتی کوششیں خاصی حد تک غیر ملکی کرنسی کے حصول کا اور اندرون ملک میں اضافہ دولت کا ذریعہ بن رہی تھیں، اب ملک کے حصول دولت کے دائرے میں کس قدر خسارہ کا باعث ہوگا۔ اور کتنی صنعتیں ٹھپ ہوکر رہ جائیں گی۔

حقیقت یہ ہے کہ ہر منظم فساد سے ملک اپنی طاقت ودولت کے مقام سے ایک قدم پیچھے چلا جاتا ہے، افسوس یہ ہے کہ فرقہ وارانہ جوش وغضب میں ملک کی سلامتی عزت اور اقتصادی طاقت کو نظر انداز کردیا جاتا ہے اور صرف جذباتی مسرت کے حصول کے لئے اس کو قربان کردیا جاتا ہے۔ گجرات جو ملک کی صنعتوں کا عظیم گہوارہ ہے، کس قدر اقتصادی توانائی سے محروم ہوگیا، اور یہ خود گجرات کے باشندوں کے ہاتھوں انجام پایا، یہ لوگ ملک وقوم کے بہی خواہ ہوئے یا بدخواہ۔

اب رہا مسلمانوں کا مسئلہ تو یہ تباہی ان کے لئے حوادث کی حیثیت تو رکھتی ہے لیکن ان کو مٹادینے یا ختم کردینے کا ذریعہ نہیں بن سکتی، منظم فسادات کے ذریعہ مسلمانوں کا خاتمہ کردینے کی اس ملک میں گذشتہ ۵۵ سالوں میں کئی بار کوششیں کی گئیں لیکن وقتی نقصان سے زیادہ ان کا اثر نہیں پڑا، مسلمانوں کی تاریخ نے ان کو بتایا ہے کہ ایسے طوفانوں سے بھی زیادہ سخت طوفان ان پر سے گزرے ہیں اور وہ ان کے اثر سے غیر معمولی خوف ودہشت اور تباہی وخسارہ سے گزرے ہیں لیکن وہ ختم نہیں کئے جاسکے، بلکہ اس کے بعد ان میں مزید ہمت وحوصلہ پیدا ہوا اور انھوں نے اپنے سابقہ مقام کو دوبارہ بحال کرلیا، ان کو ان کے مذہب نے مایوسی اور شکست خوردگی کی اجازت نہیں دی ہے، بلکہ ان کو تعلیم دی ہے کہ ایسے طوفانوں میں وہ اپنے حوصلہ کو برقرار رکھیں، اور انسانی شریفانہ کردار پر قائم رہتے ہوئے اپنے پروردگار سے خیر کی امید رکھیں، سارے

حالات کے باوجود آخری کامیابی حق وانصاف اور ہمت سے کام لینے والوں کی ہوئی ہے، مسلمانوں کی تاریخ اس کی شاہد ہے۔

بعض لوگ اسپین کا نام لیتے ہیں وہ قدیم زمانہ میں ایک چھوٹا ملک تھا اور اس میں مسلمان اقلیت میں ہونے کے تعلق سے کم آبادی رکھتے تھے کئی صدیوں تک ظلم برداشت کرنے کے بعد خود ان کی آبادی کی ایک تعداد نے تبدیلی وطن کو اختیار کرلیا، اب موجودہ جمہوری عہد میں پھر وہ وہاں دوبارہ بڑھ رہے ہیں اور ترقی کررہے ہیں۔ رہا یہ ملک ہندوستان تو یہاں کے بیس کروڑ مسلمانوں کو بے وزن کردینے کی کوشش مسلمانوں کو صرف جزوی نقصان پہنچا سکتی ہے ان کے وجود کو نقصان نہیں پہنچا سکتی لیکن اسی کے ساتھ یہ حقیقت بھی ہے کہ یہ نقصان رسانی پورے ملک وقوم کے لئے کئی پہلوؤں سے نقصان دہ ثابت ہوگی۔

ملک وقوم کی سالمیت وطاقت کے لئے ضروری ہے کہ اس کی آبادی کے مختلف طبقات میں میل جول، تعاون اور ہم آہنگی ہو اور وہ اسی صورت میں ہوگا کہ ایک دوسرے کے دکھ درد کو سمجھیں اور اپنے فرقہ کے فائدہ کے لئے دوسرے فرقہ کے ساتھ حق تلفی اور نقصان رسانی کا عمل اختیار نہ کریں، کئی صدی سے قائم وجاری اور حکومت اور تاریخ کے رکارڈوں میں تسلیم کی جانے والی مسجد کو محض خواہش پر ہندو عبادت گاہ بنانے کی کوشش صرف تلخی ٹکراؤ اور ملک کی ہم آہنگی کو تباہ کرنے کے سوا کچھ اور نتیجہ پیدا نہ کرسکے گی۔

گجرات میں مسلمانوں کو جس بربریت کے ساتھ مارا، لوٹا اور تباہ کیا گیا ہے اس کو سن کر اور دیکھ کر رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ یہ ظلم کی دردناک مثال ہے، ظلم ایسا انسانی جرم ہے جس پر اللہ رب العالمین کی گرفت جلد ہوتی ہے، اس ظلم کا بھی نتیجہ سخت ہوسکتا ہے، اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کوئی چیز باہر نہیں ہے ہے، اس کی گرفت اور سزا سخت ہوتی ہے، کوئی تعجب کی بات نہ ہوگی کہ گجرات کے ظالموں کو اپنے ظلم کا نتیجہ سخت دیکھنا پڑے۔

مسلمانوں کو اس سلسلہ میں اپنے پروردگار سے رحمت کی دعا اور حالات کا مقابلہ کرنے میں دانش مندی اور دستور وجمہوری قدروں کے ساتھ طریقۂ کار کا پابند رہنا ان کے لئے کامیابی کی راہ استوار کرے گا، امید ہے کہ ملک کے دونوں فریق اگر جلد نہیں تو بدیر ہی سمجھ داری کی راہ کو اپنائیں گے۔ موجودہ حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے آئندہ کے خطرات کے مقابلہ کے لئے مناسب حکمت عملی اختیار کریں گے اور موجودہ المیہ میں نقصان اٹھانے والے اپنے بھائیوں کے ساتھ جو ہمدردی قابل عمل ہے اختیار کریں گے۔ اور گجرات میں جو ریلیف کا کام ہورہا ہے اس میں حسب استطاعت پورا حصہ لیں گے۔

گجرات فساد سے ہونے والا معاشی خسارہ

گجرات کے فرقہ وارانہ فسادات نے ریاست کی معیشت کو بری طرح جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے، گزشتہ برس کے زلزلے سے ہونے والے جان ومال کے نقصان سے ابھی معیشت سنبھل بھی نہیں سکی تھی کہ فرقہ وارانہ جنون اور بربریت نے اسے پھر برسوں پیچھے ڈھکیل دیا۔

صنعت اور کامرس کی تنظیموں کے ابتدائی تخمینہ کے مطابق فرقہ وارانہ تشدد کے شروعاتی چار دنوں میں ہی صنعت وتجارت کی دنیا کو تقریباً دو سے ڈھائی ہزار کروڑ روپے کا نقصان ہوا ہے، خود گجرات کے صنعتی محکمہ کے سینئر افسران کا اندازہ ہے کہ تشدد کی وجہ سے پیداوار اور فروخت دونوں سطحوں پر ہر روز 500 کروڑ روپے کا نقصان ہورہا ہے، جبکہ ہندوستانی صنعتوں کی کنفیڈریشن (سی آئی آئی) کے مطابق یہ رقم اس سے بھی زیادہ ہوسکتی ہے۔ اکیلے ریاستی حکومت کو سیل ٹیکس کے طور پر 120 کروڑ روپے اور مرکزی حکومت کو پیداواری ٹیکس اور ایکسائز ڈیوٹی کے طور پر 250 کروڑ روپے کا نقصان ہونے کی امید ہے۔

ریاست میں ٹرانسپورٹ صنعت کو شاید سب سے زیادہ نقصان اٹھانا پڑا۔ آل گجرات ٹرک ٹرانسپورٹ ایسوسی ایشن کے صدر نندلال تھاپر کے مطابق کم سے کم 1000 ٹرکوں کو جلادیا گیا پھر انھیں بری طرح خستہ حال کردیا گیا ہے، قومی شاہراہ نمبر 18 ایسے ٹرکوں اور گاڑیوں کے ملبے سے بھری پڑی ہے۔ ٹرانسپورٹ صنعت کو ہر روز تقریباً 150 کروڑ کا نقصان ہونے کا اندازہ ہے۔

گجرات کی کپڑے کی صنعت پر بھی فساد کی زبردست مار پڑی۔ پاور لوموں کو تشدد کا خاص طور پر نشانہ بنایا گیا۔ جنوبی گجرات چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے صدر پرفل شاہ کے مطابق ہر روز 700 کروڑ کے لین دین والی کپڑے کی صنعت تشدد کی وجہ سے تقریباً ٹھپ پڑ گئی ہے۔ اسی طرح ریاست سے کپاس کی گانٹھوں کو لد صیانہ کانپور، ماندر اور ملک کے دیگر حصوں میں بھیجنے کا کام فی الحال ٹھپ پڑ گیا ہے۔ اس وجہ سے کپاس کی اٹھائی اور دھنائی کرنے والی چار سو سے زائد اکائیوں میں کام نہیں ہورہا ہے، جس سے ہر روز ۴ کروڑ روپے کا نقصان ہورہا ہے۔ گجرات کے اہم شہروں کے کاروباری مراکز میں بھی آتش زنی اور لوٹ مار سے ہوئے نقصان کے تلافی میں کافی وقت لگے گا۔

تشدد، بربریت، لوٹ مار کے علاوہ قانون اور انتظامیہ کے پوری طرح تباہ ہوجانے اور فرقہ وارانہ جھگڑوں کے چلتے گجرات کے ہر ملکی اور غیر ملکی سرمایہ کار کے بھروسہ کو گہرا جھٹکا لگا ہے۔ ابھی تک گجرات سرمایہ کاروں کی دلچسپی کا اہم مرکز تھا اور وہاں نرمہ دی کے دور میں بڑے پیمانہ پر ملکی اور غیر ملکی سرمایہ آیا ہے، لیکن موجودہ فساد اور انتظامیہ کے برباد ہوجانے سے گجرات کی ایسی امیج بنی ہے جس سے ملکی اور غیر ملکی سرمایہ کاروں کا بھروسہ ختم ہوگیا ہے۔

فساد، آتش زنی اور لوٹ مار کی نذر ہوئے سرمایہ کی وجہ سے بیمہ کمپنیوں کو شروعاتی تخمینہ کے مطابق 150 کروڑ کا نقصان ہونے کی امید ہے۔

(راشٹریہ سہارا - ١٠ر مارچ ٢٠٠٢ء)

خالقِ کائنات کی نگاہ میں بڑا جرم

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ

وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا

اور زمین میں اصلاح کے بعد خرابی نہ کرو (سورۃ الاعراف۔ ۵۶)

اصلاح کے بعد خرابی نہ پھیلاؤ

خدا کے پیغمبر شعیبؑ نے اپنی قوم سے کہا۔ (اور حقیقت یہ ہے انھوں نے سارے پیغمبروں اور پیغام ربانی کی ترجمانی کی) دیکھو میری قوم کے لوگو! اللہ کی زمین میں اصلاح کے بعد خرابی اور فساد نہ پھیلاؤ، ان کے یہ الفاظ کتنے سادہ لیکن کتنے معنی خیز، کتنے عمیق، اور درد میں ڈوبے ہوئے ہیں؟ عام طور پر کہا جاتا ہے بھائیو! فساد نہ مچاؤ، انتشار انگیزی نہ کرو، بدنظمی نہ پھیلاؤ، لیکن حضرت شعیبؑ نے فرمایا۔ "وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا"

جب خدا کی زمین، اس کے کسی ملک میں معاشرہ اور تمدن، اور حیات انسانی کی چول بٹھانے اس کو اپنی جگہ پر لانے، انسانوں کا رشتہ اپنے مالک سے استوار کرنے، بنی نوع انسان کے درمیان تعلقات کو درست کرنے، دوسروں کے حقوق اور اپنے فرائض کو تسلیم اور قبول کرنے، انسانی جان و مال کے احترام اور خوش معاملگی کا درس دیا گیا ہو۔ اور اللہ کے بندوں نے بڑی تعداد میں، اور بعض اوقات پورے پورے ملک اور پوری پوری قوم نے کسی خطۂ ارضی میں اس کو قبول کر لیا ہو، تو خدارا اس کے بعد ان کوششوں پر پانی نہ پھیرو، اس نخل اصلاح کو خون پسینہ سے سینچا گیا۔ اس کی خاطر اپنے خاندانوں، اور عزت و ناموس کی بازی لگا دی گئی، دنیا کے تمام مفادات سے آنکھیں بند کر لی گئیں، ایک ہی حقیقت کو یاد کیا گیا کہ زمین پر آدمیوں کو آدمیوں کی طرح اور خدا کے بندوں کی طرح رہنا سکھایا جائے جس طرح کہ تسبیح کے دانوں کو تسبیح میں، یا ہار کے موتیوں کو ہار میں گوندھ دیا جاتا ہے۔ اسی طرح نسل انسانی کے افراد کو اخوت انسانی کے دھاگے میں گوندھ دیا گیا ہے۔ "كُلُّكُمْ مِنْ آدَمَ وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ"(۱) (اے انسانو! تم سب آدمؑ کی اولاد ہو، اور آدمؑ مٹی سے بنے تھے) خدا کے لئے اس دھاگہ کو نہ توڑو، ورنہ یہ دانے بکھر جائیں گے۔

حضرت شعیبؑ کے اس مقولہ میں بڑا درد، اور دل کی تڑپ نظر آتی ہے، خدا کے پیغمبروں نے صدیوں کے عمل میں انسان کو انسانیت کا سبق پڑھایا، اور انسان بن کر رہنا سکھایا، انھوں نے کہا کہ تمہاری یہ تعریف نہیں کہ مچھلیوں کی طرح پانی میں پیرو، چڑیوں کی طرح ہوا میں اڑو، شیر کی طرح ڈکارو اور بھیڑیئے کی طرح پھاڑو، تمہاری تعریف یہ ہے کہ خدا کے بندوں کی طرح خدا کی زمین پر چلو، زمین خدا کی، تم خدا کے، پھر سرکشی کہاں سے آئی؟ انھوں نے یہ نہیں فرمایا کہ "وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ صَلَاحِهَا" (زمین کے درست ہو جانے کے بعد اس میں بگاڑ نہ پیدا کرو)

جرم اور ظلم:-

خدا کی نگاہ میں بڑا جرم، اور خدا کے پیغمبروں اور مصلحین کی نگاہ میں بڑا ظلم ہے کہ کسی معاشرہ کو جس کے ہر فرد کی قسمت دوسرے فرد سے وابستہ ہے۔ اپنے ذاتی مفاد اور کوتاہ نظری کی بناء پر زیر و زبر کر دیا جائے۔ اگر کوئی خرابی کسی معاشرہ — (سوسائٹی) یا ملک میں پیدا ہو اور آدمی سمجھے کہ ہماری بلا سے، ہمارا کیا بگڑتا ہے، فلاں محلہ میں فلاں برادری میں، شہر کے فلاں حصے میں، ملک کی ایک ریاست میں اگر آدمی آدمی کو مار رہا ہے "اصلاح" لفظ متعدی ہے۔ اصلاح کے لئے ایک مصلح چاہئے، دعوت چاہئے، جدوجہد چاہئے، توفیق الٰہی چاہئے، اس لفظ میں سب چیزیں آگئیں، نبوت کی تاریخ آگئی، جب خدا کے پیغمبروں، اور انسانیت کے چارہ سازوں نے اپنی مبارک کوششوں سے اس خطۂ ارضی کو جنت کا نمونہ بنا دیا، یہاں انسان، انسان پر جان دینے کے لئے تیار ہو گئے، رہزن پاسبان اور درندے چوپان بن گئے۔ ایثار و قربانی کے لئے ایسے نمونے دنیا کے سامنے آئے کہ اگر تاریخ کی معتبر شہادت، اور شہرت و تواتر نہ ہو تو ان کا یقین کرنا ممکن نہیں تھا۔ (۱)

(۱) مثلاً عہد خلافت راشدہ میں ایک جنگ کے موقع پر ایک زخمی مسلمان کا جو جاں کنی میں مبتلا تھا۔ اور اس کا بھائی اس کو پانی کی چھاگل پیش کر رہا تھا۔ دوسرے زخمی مسلمان کی طرف اشارہ کرتا کہ پہلے اس کو پانی پلاؤ اور ہاتھ منھ دھوؤ، اس کا تیسرے کی طرف اشارہ کرنا اور اس سلسلہ کا اسی طرح جاری رہنا۔ یہاں تک کہ باری باری سب نے جان دے دی اور پانی اسی طرح رکھا رہا (کتاب تاریخ و مغازی)

لوگوں کے گھر جلائے جا رہے ہیں، یکا دکا مسافر کو چھرا گھونپا جا رہا ہے۔ تو کیا حرج ہے ہمارے محدود حلقہ میں تو کوئی بات نہیں، اس صورت حال اور اس طرز فکر کا جو نتیجہ ہوگا، اس کی مثال مجھے اصلاحی ادب ہی میں نہیں ادبیات انسانی میں اس سے بہتر نہیں ملی، جو ایک صحیح حدیث نبویؐ میں دی گئی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک کشتی پر مسافر سوار ہیں اس میں دو طبقے ہیں، ایک بالائی ایک زیریں (یہ بھی اعجاز نبویؐ ہے، جہاں تک مجھے معلوم ہے، اس وقت کشتی رانی کے فن نے اتنی ترقی نہیں کی تھی کہ اس میں فرسٹ کلاس، اور ڈک کلاس ہوں اور اگر یہ ترقی ہو چکی ہوتی تو کم سے کم جزیرۃ العرب جس میں دریا نہ ہونے کے برابر ہیں اور حجاز کا خطہ اس سے اور بھی نا آشنا تھا) کچھ مسافر اوپر کے طبقہ میں ہیں جن کو ہم (بالانشین) کہہ سکتے ہیں، کچھ حصۂ زیریں کے لوگ ہیں جو عام طور پر غریب غرباء ہوتے ہیں، میٹھے پانی کا انتظام اوپر کیا گیا ہے اوپر کلاس والوں کی رعایت بھی ذرا زیادہ کی جاتی ہے، نیچے والے مجبور ہیں کہ پانی لینے کے لئے اوپر جائیں وہاں سے پانی لیکر آتے ہیں۔ پانی کی فطرت ہے کہ اچھلتا ہے پھر کشتی خود ایک متحرک چیز ہے، ذرا توازن ڈول ہو جاتی ہے لوگوں کو ہزار احتیاطوں کے باوجود پانی چھلکتا ہے، پانی پہچانتا نہیں کہ یہ فلاں امیر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ فلاں نواب صاحب کے کپڑے پھیلے ہوئے ہیں، ایک مرتبہ ہوا، دو مرتبہ ہو، چار مرتبہ ہو، آخر میں اوپر کلاس والے ان مسافروں سے برداشت نہیں ہو سکا۔ اور انھوں نے کہا صاحب! یہ تماشہ ہم نہیں دیکھ سکتے، پانی پر لے جائیں اور پریشان ہم ہوں؟ ہم پانی نہیں لے جانے دیں گے، اپنا انتظام کرو، نیچے والوں نے کہا کہ پانی کے بغیر تو گذارا نہیں۔ اب اگر ہم اوپر سے نہیں لا سکتے تو ہم نیچے ہی سوراخ کر لیتے ہیں، بیٹھے ہی بیٹھے اپنے برتنوں میں پانی بھر لیا کریں گے، اب ہمیں منت کش غیر نہیں ہونا پڑے گا۔ اور کسی کی ناز برداری نہیں کرنی پڑے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر ان بالانشینوں کی عقل پر پتھر نہیں پڑے ہیں، ان کی شامت نہیں آئی ہے تو وہ خود شامد کریں گے، ہاتھ پکڑیں گے اور کہیں گے کہ نہیں بھائی تم اوپر ہی سے پانی لے جاؤ، لیکن خدا کے لئے یہ غضب نہ کرو کہ نیچے ہی سوراخ کر لو، اس لئے کہ کشتی ڈوبے گی تو پھر سب کو لے کر ڈوبے گی نہ اوپر کلاس والے بچیں گے نہ نیچ کلاس والے۔

ہم سب ایک ہی کشتی کے سوار ہیں۔

ہم کو آپ کو سب کو بظاہر اسی ملک میں زندگی گذارنی ہے، لیکن یہ تمدن انسانی یا معاشرۂ انسانی کی کشتی ہے اور ہم سب ایک ہی کشتی کے سوار ہیں۔ اگر ہم نے خود غرضی سے کام لیا اور اپنے اپنے گھر میں میٹھے پانی کا انتظام سوچ لیا تو پھر خیریت نہیں، وہ میٹھا پانی کیا ہے؟ یہ کہ ہماری غرض پوری ہو جائے ہمارا کام نکل جائے، پھر ہمیں دوسرے سے مطلب نہیں، یہ کشتی میں سوراخ کرنے کے مرادف ہے، آج ہمارے ملک کی کشتی میں کتنے سوراخ کئے جا رہے ہیں، ہر شخص اپنی محدود غرض کو دیکھتا ہے، اس نے دوسروں سے اپنی آنکھیں بند کر رکھی ہیں اور اس حقیقت کو بھلا دیا ہے کہ اس کا اجتماعیت پر کیا اثر پڑتا ہے۔ آج ہندوستان ہی کا نہیں، ساری دنیا کا روگ یہی ہے۔

اس وقت مسلمانوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ کھڑے ہوں، اور ملک کو تباہ ہونے سے بچائیں، یہ تنہا حکومت کی ذمہ داری نہیں ہے، اس کے ساتھ بیسیوں الجھنیں اور سیاسی مصلحتیں لگی ہوئی ہیں۔ قرآن کی روشنی میں یہ آپ کا فرض ہے کہ آپ دین کے سچے داعیوں، انسانیت کے بہی خواہوں، اور ملک و معاشرہ کے مخلص معماروں کی محنتوں پر پانی نہ پھیرنے دیجئے "وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا" کا پیغام دیتے رہئے۔ خدا کے یہاں آپ سے سوال ہوگا کہ تمہارے ہوتے ہوئے یہ ملک کیسے تباہ ہوا، تمہیں ایسا کردار اور نمونہ پیش کرنا چاہئے تھا کہ لوگ سمجھتے کہ پیسہ ہی سب کچھ نہیں ہوتا، عہدہ ہی سب کچھ نہیں ہوتا۔ عزت ہی سب کچھ نہیں ہوتی۔ خدا کا خوف اصل چیز ہے، پھر محبت اور ہمدردیٔ خلائق۔

میں یقین رکھتا ہوں کہ آپ یہ نمونہ دکھا کر محبوبیت کا مقام حاصل کر لیں گے اور آپ کو اس ملک کی قیادت کا مقام تفویض ہوگا۔

(قرآنی افادات)

زبان کی حفاظت

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے پوچھا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل کونسا ہے؟ سب خاموش رہے کسی نے جواب نہ دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے زیادہ پسندیدہ عمل زبان کی حفاظت کرنا ہے۔

(بیہقی)

محرم کا مبارک مہینہ

• مولانا عبدالماجد دریابادی رحمۃ اللہ علیہ

چاند کی سالانہ گردش ایک بار پھر اپنا دورہ تمام کرچکی۔ اسلامی جنتری میں "قربانی" کا مبارک مہینہ اور مبارک دن گذر چکا۔ اور "شہادت" کا مبارک مہینہ اور مبارک دن آپہونچا۔ عید قرباں کا مہینہ اگر اس لئے تھا کہ آپ اپنا سب کچھ حق کی راہ میں لٹادیں، تو محرم کا مہینہ یہ پیام لاتا ہے کہ آپ خود اپنے کو شہادت کے لئے پیش کردیں۔ پچھلا مہینہ "آپ سے" مانگ رہا تھا۔ اگلا مہینہ "آپ کو" مانگ رہا ہے، دنیا کی ایک نہایت زبردست، متمدن و ظالم حکومت کی کشتیٔ حیات اسی مہینہ کی ۱۰ تاریخ کو دریائے نیل میں غرق ہوئی، موسیٰ علیہ السّلام کی مظلوم قوم کو رب موسیٰ و ہارونؑ نے اسی مبارک تاریخ کو آزادی دلائی اور اللہ کے کلیمؑ نے اس "یوم آزادی" کی مستقل یادگار روزۂ عاشوراء کی شکل میں قائم کردی۔ دنیا کے سب سے بڑے ہادی، سب سے بڑے معلّم اور سب سے بڑے آزادی دلانے والے نے اس پاک دن کی پاک یادگار کو یہی نہیں کہ جائز رکھا ہو بلکہ خود بھی پابندی کے ساتھ روزہ رکھا اور اپنی امت کو بھی اس کی تاکید فرمائی۔

ہجرت نبویؐ کے نصف صدی بعد تاریخ نے پھر اپنے تئیں دوہرایا۔ اسی مہینہ کی اسی تاریخ کو، سرزمین کربلا پر حق و باطل ملوکیت و حیوانیت، آزادی و ملکوتیت کے درمیان ایک بار پھر معرکہ آرائی ہوئی۔ ایک طرف دولت تھی، حکومت تھی، سلطنت تھی، مادّی قوت تھی، شاہی خزانہ تھا، شاہی فوج تھی، ہزارہا سپاہیوں کا لشکر جرّار تھا۔ قوت کا نشہ تھا، حکومت قائم کرانے کی دھن تھی، دوسری طرف غربت تھی، مسکینیت تھی، فقر و فاقہ تھا، ادائے فرض کا احساس تھا، حق پرستی سے بھرے ہوئے چند دل تھے دلوں کے اندر حق کی راہ میں مٹنے اور مٹ جانے کا بیتاب کردینے والا ولولہ تھا۔ باطل کے آگے نہ جھکنے والی چند گردنیں تھیں۔ لاشیں تڑپیں، اور جس خون کا ایک ایک قطرہ پروردگار عالم کی نظر میں دونوں جہانوں کے موجودات سے زیادہ قدر و قیمت رکھتا تھا، اس کی ندیاں بہیں! اللہ کے کلیمؑ کی امت نے سب کچھ جھیل کر عاشورۂ محرم کو اپنی آزادی حاصل کی تھی۔ اللہ کے حبیبؐ کے نواسہؓ نے خود اپنی جان نذر کرکے ابدی آزادی و سرمدی مسرت حاصل کرلی۔

موسیٰ کلیمؑ نے مع اپنی ساری امت کے وطن سے بے وطن ہوکر عاشورۂ محرم کا استقبال کیا تھا۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزہ و عبادت کے ساتھ اس تقریب کو مناتے تھے۔ حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے اپنے عزیزوں اور فرزندوں کے ساتھ خود اپنی جان نذر کرکے اس روز سعید کی پیشوائی کی۔

اب ارشاد ہو کہ آپ کس طریقہ پر اس تاریخ کی پیشوائی کے لئے آمادہ ہیں۔

بانس کی ٹیلیوں پر خوشنما کاغذ منڈھنا، ان کاغذی عمارتوں پر تیل بتی جلانا، ڈھول تاشہ بجانا، کیا یہی سامان عاشورۂ محرم کے استقبال و مدارات کا ہے؟ یہ آپ کے دل کا گڑھا ہوا محرم آخر کس کا ہے؟ کیا ابراہیم خلیلؑ کا؟ کیا موسیٰ کلیمؑ کا، کیا خاتم النبیینؐ کا؟ کیا ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ کا؟ کیا حسنؓ و حسینؓ، زین العابدینؒ و جعفر صادقؒ کا؟ کیا ابوحنیفہؒ و شافعیؒ، مالکؒ و احمدؒ کا؟ کیا حسن بصریؒ و جنیدؒ، شیخ جیلانیؒ و خواجہ اجمیری کا؟ آخر قرآن و حدیث، فقہ و تصوف شریعت و طریقت، کہیں سے بھی آپ کو اس کی سند جواز ملتی ہے کہ تاریخ اسلام کی اتنی اہم تاریخ کو آپ اس بے دردی کے ساتھ اپنی خواہش نفس کے پورا کرنے میں صرف کردیں؟

اسلام حضرت جبیر بن مطعمؓ کا

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کو اسلام لانے سے پہلے واقعہ پیش آیا کہ اتفاقاً انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں سورۂ طور پڑھتے ہوئے سنا جب آپ آخری آیات پر پہنچے تو جبیرؓ کہتے ہیں کہ میرا دل گویا اڑنے لگا اور یہ سب سے پہلا دن تھا کہ میرے دل میں اسلام نے اثر کیا وہ آیات یہ ہیں:

أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ ۝ أَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بَلْ لَّا يُوقِنُونَ ۝ أَمْ عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ أَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُونَ ۝

"کیا وہ بن گئے ہیں آپ ہی آپ یا وہی ہیں بنانے والے یا انھوں نے بنائے ہیں آسمان اور زمین! کوئی نہیں پر یقین نہیں کرتے۔ کیا ان کے پاس ہیں خزانے تیرے رب کے یا وہی داروغہ ہیں"

اسلامی اصول ہی موجودہ مسائل کا حل

تحریر: مولانا سعید الرحمٰن صاحب اعظمی ندوی

سابقہ ادوار میں یورپ اور تہذیب جدید کے متوالوں نے اسلام کے خلاف جو منصوبہ بند سازش کی تھی اور اس کے تئیں ان کی جو سرگرمیاں تیز تر تھیں وہ کسی صاحب نظر سے مخفی نہیں عرصۂ دراز تک معاشرۂ انسانی انہیں کے نقش قدم پر رواں دواں تھا جس کی وجہ سے اے قدم بہ قدم حقارت و ذلت اور شقاوت و بدبختی کا سامنا کرنا پڑا، تہذیب جدید کی ظاہری چمک دمک کو دیکھ کر ان کے حاشیۂ خیال میں بھی یہ بات نہیں تھی کہ ان کی انتھک کوششیں صد البحرا اور شجرے ثمر ثابت ہوں گی اور وہ فائز المرام نہیں ہوں گے۔ اسی وجہ سے سائنس و ٹکنالوجی کے راستے سے انھوں نے معاشرۂ اسلامی پر یلغار کی، اور ارکان اسلام کو منہدم کرنے کے لئے عسکری طریقے استعمال کئے اور حق کے جویا اس کو تلاش کرنے والوں کی راہ میں سدّ سکندری اور آہنی دیوار بن کر کھڑے ہوگئے، یہ حقیقت ہے کہ اعدائے اسلام نے جب بھی اس طرح کی سازشیں رچیں تو پہلے مرحلے میں لوگ ان کے اسیر ہوگئے۔ اور ظاہری آرائش و زیبائش کے دام فریب میں آگئے، لیکن جب انھیں اس تہذیب کے کھوٹے پن کا علم ہوا تو انھیں ایسے نظام حیات کی تلاش و جستجو کی فکر دامن گیر ہوئی جس میں انھیں ذہنی اطمینان و سکون حاصل ہو، ان کی زندگی پُرمسرت ہو اور زندگی کی گاڑی پٹری پر چل پڑے۔

اہل یورپ نے ایک عرصہ تک مادی تہذیب کو نظام حیات کے طور پر اختیار کرکے زندگی بسر کی، جس نے ان کے اندر بے شمار مسائل پیدا کردیئے ان مسائل نے انہیں اتنا بے چین کیا کہ ان کی رات کی نیند اور دن کا آرام غارت ہوکر رہ گیا۔ اور سے زندگی کا اصل سکون و چین اور لطف ان سے چھن گیا۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے بلکہ ظاہر پرست افراد انہی حالات سے دوچار ہوتے ہیں، ظاہری تراش و خراش چمک دمک اور آرائش و زیبائش انہیں قلبی سکون نہیں بخشتی بالکل یہی صورتحال تھی، لوگ مسائل میں گھرے ہوئے تھے۔ انہیں اس کی بھی اطلاع نہیں تھی کہ دنیا میں ایک ایسا نظام حیات ہے جو انسان کو عقلی و فکری غلامی سے آزاد کرتا ہے، جسمانی اعصاب کو سکون فراہم کرتا ہے، اور فطرت انسانی کے ساتھ ہم آہنگ رہتا ہے اس حقیقت سے ان کے عدم واقفیت کی یہی وجہ تھی کہ مادی تہذیب کے دلدادہ بالخصوص قائدین یورپ نے اسلام اور مسلمانوں کی جو تصویر ان کے سامنے پیش کی تھی وہ بہت ڈراؤنی اور خطرناک تھی۔ انھوں نے لوگوں کو یہ باور کرایا تھا کہ اسلام ایک غیر انسانی نظام حیات ہے اس کے علمبردار دہشت گرد ہوتے ہیں جو ہر وقت اپنی آستینوں میں چھری اور خنجر لئے رہتے ہیں، جب انھیں موقع ہاتھ آتا ہے تو وہ اپنی درندگی اور قساوت قلبی کا علانیہ مظاہرہ کرتے ہیں، لوٹ کھسوٹ توڑ پھوڑ، ظلم و زیادتی تو ان کی فطرت میں داخل ہے، لیکن یہ حقیقت ہے کہ ان کے پروپیگنڈوں اور غلط الزامات ہی نے خود حقیقت سے پردہ اٹھایا جس کی وجہ سے ان کی کمزور بنیادیں خود بخود منہدم ہوگئیں اور مطالعۂ اسلام کا ایک عام رجحان پیدا ہوا۔ لوگوں نے عملی طور پر اس کے طریقہائے حیات کا تجربہ کیا۔ بالآخر انہیں معلوم ہوا کہ یہ الزامات اعدائے اسلام کی اسلام دشمنی کا نتیجہ تھے، مذہب اسلام تو امن و سلامتی صلح و صفائی اور احترام انسانیت کا داعی ہے، دہشت گردی، قتل و غارت گری اور فتنہ و فساد پروری سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے

۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء کو امریکی تجارتی ادارے ورلڈ ٹریڈ سینٹر اور پنٹاگن پر حملے ہوئے تو بے گناہ افراد موت کے گھاٹ اتارے گئے پوری دنیا پر سکوت چھا گیا۔

ریاستہائے متحدہ امریکہ میں ایک لرزہ طاری ہوگیا۔ اور وہاں کے باشندوں میں خوف و دہشت سما گئی، سائنس و ٹکنالوجی کے میدان میں تفوق و برتری ثابت کرنے والے افراد بھی سخت ذہنی کشمکش میں مبتلا ہوگئے صورت حال بہت پُرخطر تھی، یہودیوں اور عیسائیوں کے حواس باختہ ہوچکے تھے لیکن مذہب اسلام کے حاملین اسلام کے سایہ تلے اطمینان و سکون کی سانس لے رہے تھے، وہ راحت و آرام کے ساتھ اپنی کشتیٔ حیات کو آگے بڑھا رہے تھے۔ چنانچہ اس صورت حال نے دشمنان اسلام کو از سر نو غور کرنے پر آمادہ کیا اور وہ مطالعۂ اسلام پر مجبور ہوئے، جب انھوں نے اسلام اور دیگر ادیان و مذاہب کا مطالعہ شروع کیا تو ان کے سامنے اسلام اور دیگر ادیان

کا رزق واضح طور پر سامنے آگیا، اور انھوں نے بے ساختہ اسلام کی صداقت وحقانیت کا اعتراف کیا، صرف اعتراف ہی نہیں بلکہ بڑی تعداد میں حلقہ بگوشِ اسلام ہونے لگے۔ بعض موصولہ رپورٹوں کے مطابق حالیہ طالبینِ حق کی تعداد وہم وگمان اور ظن وتخمین سے زیادہ ہوگئی ہے اہل یورپ کے مطالعۂ اسلام کے شغف و انہماک کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ امریکی اسلامی بک اسٹال سے بہت ہی قلیل مدت میں اسلامی کتابیں ختم ہوگئیں۔ اور مزید کتابوں کی تلاش جاری ہے۔ خوش آئند بات یہ ہے کہ متعدد اسلامی تنظیمیں نومسلموں کو حقیقتِ اسلام اور اس کے اصول ومبادی سے واقف کرانے کی خاطر کافی تعداد میں اسلامی کتابیں تقسیم کررہی ہیں۔ علاوہ ازیں داعیانِ اسلام بھی اس کے تئیں سرگرم ہیں۔

حالیہ خوش کن خبروں میں ایک اہم خبر یہ ہے کہ ابھی برطانوی وزیر خارجہ "جاک سترو" کا آکسفورڈ یونیورسٹی کے ریسرچ اسلامک سینٹر میں محاضرہ ہوا جس میں انھوں نے بتایا کہ اسلام اور عالمِ اسلام دونوں قابلِ احترام ہیں جملہ ادیان ومذاہب پر اسلام کو تفوق وبرتری حاصل ہے۔ وزیر خارجہ نے مزید کہا کہ یورپ کی حالیہ ترقی مسلمانوں کے اسلامی ثقافت کی دین ہے، جب مسلمان عروج وارتقاء کے منازل طے کررہے تھے۔ اسپین ان کے زیرنگیں تھا تو اس وقت یورپ نے ان سے خوب فائدہ اٹھایا علم وثقافت، سائنس ٹیکنالوجی اور دیگر علوم وفنون کے میدان میں انہی کے چشمے سے سیرابی حاصل کی اور اپنی تشنگی بجھائی۔

اگر ہم سابقہ ادوار پر ایک طائرانہ نظر ڈالیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ اس سے قبل بھی کئی ذی حیثیت افراد نے اسلامی تہذیب کی فعالیت وتاثیر اور اس کے قائدانہ کردار نیز اس کی اہمیت وافادیت کا کھلے لفظوں میں اکثر مواقع پر اعتراف کیا ہے، یہ بھی حقیقت کی ایک بیّن دلیل ہے والفضل ماشھدت بہ الأعداء حق بات وہی ہے جس کے دشمن بھی گواہی دیں۔

ذیل میں کویت سے شائع ہونے والے ہفت روزہ جریدہ "المجتمع" کے حوالے سے برطانوی وزیر خارجہ "جاک سترو" کے بعض اعترافات منقول ہیں، وزیر خارجہ نے کہا کہ "اسلام ہی وہ مذہب ہے جو انسانی زندگی کے جملہ شعبہ جات خواہ وہ ماضی سے متعلق ہوں یا حال سے، ہر ایک کی تشکیل جدید کرتا ہے برطانیہ اور یورپ کی تہذیب جدید میں عالمِ اسلام کا حصہ وافر موجود ہے اور عالمِ اسلام تاریخی طور پر علم کے مرکز اور حکمت وعمل کے سینٹروں کی وجہ سے مشہور ومعروف ہے اسلام بنی نوع انسان کے مابین مساوات وبرابری کا قائل ہے، وزیر خارجہ نے سیکولرازم اور نامذہبیت پر زبردست تنقید کی ہے، اور اسلام پسندوں کی خدمات کو سراہا بھی ہے انھوں نے کہا کہ سیکولر طاقتیں ہی آج پوری دنیا میں جابرانہ وقاہرانہ رویہ اختیار کئے ہوئے ہیں، لیکن اہلِ یورپ اس ناسور سے غافل وبے پروا ہیں"۔

یہ تھے برطانوی وزیر خارجہ کے اسلام کے متعلق اعترافات۔ اسی وجہ سے پورے وثوق کے ساتھ ہم کہہ سکتے ہیں کہ اسلام ہی یورپ کے درپیش مسائل کا حل پیش کرسکتا ہے۔ آج یورپ میں جو فکری اور روحانی بحران ہے وہاں کے افراد مستقبل کے تئیں جو مایوس نظر آرہے ہیں اور ایسے مصائب میں گھرے ہوئے ہیں، جن سے آزادی حاصل کرنا بہت مشکل ہے۔ اگر وہ اسلام اور اسلامی اصول کو اصل قائد ورہنما مان کر اپنی زندگی کے مراحل طے کریں گے تو ان کا مستقبل بحال ہوگا۔ اور انھیں زندگی کا اصل لطف نصیب ہوگا۔ اور ایک ایسا عالمی نظام وجود میں آئے گا جو دوسروں کے مال ہڑپ کرنے کے بجائے ان کو تحفظ اور امن وسلامتی فراہم کرے گا۔ اور ان کی زندگی کی چولے بیٹھ جائے گی۔

شمعِ ایماں ہم جلائیں گے

مجیب بستوی

رہِ ہستی میں پیہم شمعِ ایماں ہم جلائیں گے
یونہی دیوانۂ اسلام دنیا کو بنائیں گے
ابھی محروم ہیں جو فیضِ اسلامی سے دنیا میں
انھیں بھی ایک دن اسلام کا کلمہ پڑھائیں گے
ہمارے دل میں ہیں جذباتِ اسلامی کے بل بوتے
جہاں بھر میں ہم اپنا جوشِ جانبازی دکھائیں گے
ہمیں بوبکرؓ کی صدیقیت کا پاس ہے اب تک
ہم اب عدلِ عمرؓ کو اپنے سینے سے لگائیں گے
طلب میں حضرت عثمانؓ کے گذرے گا ہر اک لمحہ
بہ پیشِ جذبۂ شیرِ خدا سر کو جھکائیں گے
ہمارے میکدے میں بادۂ وحدت چھلکتی ہے
زمانہ آ تجھے صہبائے ہستی ہم پلائیں گے
مرے نزدیک جو آئیں گے ہوں کے پیکرِ ہستی
وہ با ایماں ہوں گے جو مری محفل میں آئیں گے
ہماری انجمن میں گردشِ دوراں نہ آئے گی
ہم اس میں آج عہدِ مصطفےٰ کا رنگ لائیں گے
ارادہ ہے مجیب اپنا جہادِ زندگانی میں
مسلمانوں کی روداد سفر سب کو سنائیں گے

فساد کا اصل سرچشمہ

حد سے زیادہ مال ودولت کی چاہت

• شمس الحق ندوی

انسان کو فطری اور طبعی طور پر مال سے بڑی محبت ہوتی ہے وہ اس کے لئے شب وروز کوشاں رہتا ہے۔ ہر وہ انسانی فطرت جو غیر تربیت یافتہ ہے آسانی کے ساتھ اس کی ہوس میں گرفتار ہوسکتی ہے یہ ایک ایسی نہ مٹنے والی بھوک اور نہ بجھنے والی پیاس ہے جس سے انسان کو کبھی آسودگی دیسری نہیں ہوتی اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اکثر برائیاں محض اس وجہ سے وجود میں آتی ہیں سیاسی داؤ پیچ کی دنیا ہو یا تجارت وکاروبار کی، زیب وزینت کا معاملہ ہو یا تعیرات میں مسابقت وتفاخر کا ہر جگہ یہی مال ودولت کی ہوس ہے۔ بسا اوقات یہ نشے کی سی کیفیت پیدا کردیتی ہے، حق وباطل کی تمیز پر بے حسی کا پردہ ڈالتی ہے، جائز وناجائز میں فرق کرنے والی عینک اتار لیتی ہے، نفع ونقصان جانچنے پرکھنے کا پیمانہ چھین لیتی ہے۔ یہاں تک کہ انسان اپنے انجام وعواقب پر غور کرنے سے بھی معذور ہوجاتا ہے اور اپنی سب سے عزیز اور قیمتی متاع زندگی کو جو ایک ہی ہے اور جس کا استعمال بہت ہی کم کیا کچھ کر ہونا چاہیئے اور جس میں ذرا سی چوک لغزش کو ہم کا ابدی صنم بنا سکتی ہے مال کی یہ محبت رشوت خوری، چور بازاری اور فریب دہی، غداری، خیانت، کذب وافتراء، ظلم وزیادتی، عداوت ودشمنی، بغض وکینہ پروری کے جراثیم میں ڈبو دیتی ہے اور کبھی کبھی اس منزل میں لاکھڑا کرتی ہے جہاں انسان درندہ بن جاتا ہے۔ اس کا دل پتھر کی سل اور اس کی آنکھ نرگس کی آنکھ بن جاتی ہے۔ مریض بستروں پر سسک سسک کر دم توڑ رہے ہوتے ہیں۔ اور ضرورت کی دواؤں کی بلیک مارکٹنگ ہوتی رہتی ہے جب لوگ فقر وفاقے سے بلبلا رہے ہوتے ہیں زر اندوز اپنے گودام کو بھرنے اور بلند کرنے میں مصروف ہوتے ہیں، عدالتیں واضح حقائق کے ہوتے ہوئے غلط فہمیوں پر مبنی چلا دیتی ہیں حتیٰ کہ ایک ایک پان اور سگریٹ پر اخلاق وشرافت محبت ومروت کا خون ہونے لگتا ہے، عزتیں بکتی ہیں، زبان وقلم ذہن وفکر اور مردانہ جوہر سب کچھ اس کی بھینٹ چڑھ جاتے ہیں، دنیا کی ہر چیز بے قیمت ہوجاتی ہے۔ مگر صدق وصفا محبت ومروت، رحمدلی وہمدردی حق گوئی وبے باکی، مالی حرص وحوس کی دنیا میں سب سے زیادہ ارزاں وبے قیمت ہوجاتے ہیں لیکن اس سیلاب بلاخیز کے لئے اللہ تعالیٰ نے بند کا بھی انتظام کیا ہے جس طرح ڈاکٹر دواؤں کے خواص واثرات کو پہچان جاتے ہیں اور رائے قائم کرتے ہیں اس سے کہیں زیادہ بڑھ چڑھ کر نگاہِ نبوت انسانی عمل کے خواص واثرات کو پہچانتی ہے۔

محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ اس کو خوب سمجھ رہی تھی کہ مال کی حرص وہوس کیا کیا برے نتائج پیدا کرسکتی ہے۔ وہ جانتی تھی کہ اگر یہ حرص کسی انسان میں اس حد کو پہونچ سکتی ہے کہ اس کو جائز وناجائز کا ذرا بھی خیال نہ رہے تو یہ صورت انتہائی خطرناک ہوجاتی ہے پھر اس کا حال یہ ہوجاتا ہے کہ صرف لینا جانتا ہے دینا مطلق نہیں چاہتا حرص کی یہ شکل بہت مہلک وخطرناک ہے اس لئے قرآن نے ایسی حرص سے بچنے والوں کے لئے فرمایا وہ کامیاب ہیں جو حرص سے بچیں "وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ جس نے اپنے آپ کو حرص وشح سے بچالیا وہی لوگ کامیاب ہیں۔ اس کے خطرناک نتائج کے بارے میں حضورؐ نے فرمایا "اتقوا الشح فان الشح اھلك من كان قبلكم امرھم بالقطيعة فقطعوا وامرھم بالبخل فبخلوا وامرھم بالفجور ففجروا" حرص سے بچو۔ تم سے پہلے قوموں کو حرص ہی نے تباہ کیا انھیں رشتوں کو توڑنے کا حکم دیا۔ انھوں نے رشتوں کو توڑا ان کو بخل کا حکم دیا، انھوں نے بخل کیا انھیں فسق وفجور پر آمادہ کیا وہ اس کے سزاوار ہوئے۔

دوسری حدیث میں فرمایا:

اتقوا الشح فان الشح اھلك من كان قبلكم حملھم على ان سفكوا دماءھم واستحلوا محارمھم

حرص سے بچو حرص نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا انھیں خونریزی پر ابھارا انھوں نے حرام کو حلال کیا۔

ایک حدیث میں حضرت ابوہریرہؓ سے

مروی ہے کہ حرص اور ایمان مومن کے دل میں جمع نہیں ہو سکتے گویا حرص سرے سے ایمان ہی کے منافی ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے۔

افضل الایمان الصبر والسماحۃ

سب سے بہتر ایمان صبر اور درگذر کرنا ہے

صبر کی تعریف میں بتایا گیا ہے کہ محارم سے بچنا اور سماحۃ واجبات کو ادا کرنا ہے اور حرص ان دونوں کی ضد ہے۔ لہٰذا جب حرص پیدا ہوگی یہ دونوں چیزیں ختم ہوں گی۔

ہماری آج کی سوسائٹی اسی کی شکار ہے جب حرص و ہوس اس درجہ کو پہونچ جائے تو ایمان کی خیر نہیں، مومن اپنی جس زندگی سے بلند مرتبہ اور ہمیشہ کی نعمتیں حاصل کر سکتا ہے اس کو مال کی حرص و ہوس میں ضائع کر دیتا ہے یہ کتنی بڑی چوک ہے کہ جس کو قرآن کریم نے متاعِ قلیل فرمایا ہے۔ اس کے پیچھے اس طرح سے زندگی ضائع ہو۔ انسانی حرص و ہوس نہ جانے کن کن نامناسب طریقوں سے مال حاصل کرنے پر آمادہ کرتی ہے پھر وہ اسے دوسروں کے لئے چھوڑ جاتا ہے اور اس کا حساب اپنے سر لے کر جاتا ہے۔ جو شخص فقر و فاقے کے ڈر سے اپنا سارا وقت کسب مال میں ضائع کرتا ہے وہی اصلاً آخرت میں فقیر و محتاج ہے جس سے بڑھ کر اور کوئی فقیر نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے دل کی راحت اور خوشی سکون و اطمینان، مقدرات پر یقین و رضامندی میں رکھی ہے رنج و غم، اضطراب، پریشانی شک و غصے میں رکھی ہے۔

عبدالواحد ابن زید فرمایا کرتے تھے کہ آدمی کا دنیا کے بارے میں حرص کرنا اس کے سب سے بڑے دشمن سے زیادہ خطرناک ہے۔ فرمایا کرتے تھے۔ حرص کی دو قسمیں ہیں۔ نقصان دہ حرص اور نفع بخش حرص۔ اللہ کی اطاعت میں حرص کرنا تو سود مند اور نفع بخش ہے اور دنیا کے بارے میں حرص کرنا تکلیف دیتی ہے۔ حریص دنیا کی فکر میں مشغول ہونے کی وجہ سے نہ خوش ہوتا ہے اور نہ تو لذت پاتا ہے۔ دنیا کی محبت اسے آخرت کی فکر کے لئے فارغ نہیں ہونے دیتی۔ شب و روز بے اطمینانی کی زندگی گذارتا ہے جو کچھ مل گیا اس کے فوت ہونے کا خطرہ دامنگیر رہتا ہے اور جو نہیں ملا اس کے حصول کی فکر میں مضطرب و سرگرداں رہتا ہے۔ اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کا منہ ایک مٹھی مٹی ہی سے بھر سکتے ہے حرص اس کو مطمئن نہیں کر سکتی۔

زمانے بھر کی دولت بے حقیقت
اگر حاصل سکونِ دل نہیں ہے

احادیث رسول ﷺ کا انتخاب

تہذیب الاخلاق (عربی) کا اردو ترجمہ

حدیث نبوی ﷺ

مجلد۔ روشن طباعت۔ خوبصورت سرورق

ہدیہ Rs.100/

ناشر محمد الحسنی ٹرسٹ، رائے بریلی

ممبئی، دہلی، دیوبند، حیدرآباد، لکھنؤ، کشمیر میں دستیاب

پہلی سی وہ سحر نہیں

خلیل احمد پرتاپ گڈھی

شکلِ بشر ہوا کرے کوئی بشر بشر نہیں
نہر وفا کے نام سے انجان وہ نہیں مگر

پھونک دی کتنی بستیاں درد سے چیخ اٹھا نہ کیوں
تیور بدل گئے ہیں کیوں پھیری نگاہ کس لئے

پھولوں بھری وہ رہگذر جس پہ کہ چل رہے ہو تم
ڈھایا ہے خود مکین نے اپنا مکان جان کر

دیکھا کئے ہیں جس طرح جلتا ہوا وہ آشیاں
تیری جفا سمجھ گئے، کیا ہے وفا بتاؤ تو

جس میں نہ کچھ مٹھاس ہو جس میں نہ ہو کرم کی خو
دھیرے ہی دھیرے سٹ گئیں رعنائیاں جہان کی

رنگ و نسب کا امتیاز ذہنوں پہ جب سے چھا گیا
عیش و طرب کی چھاؤں میں بہکی ہوئی ہے زندگی

ذوقِ عمل سے کاش تم ہوتے خلیل آشنا
دل میں ہے جو بھی موجزن کرنے کو وہ جگر نہیں

دل میں اگر خلوص کا اس کے کوئی شرر نہیں
ظلم و ستم کے سامنے اُن کا کہیں گزر نہیں

کیسا ہے وہ بشر اگر اُس کو خدا کا ڈر نہیں
کارگہِ حیات میں محفوظ کوئی گھر نہیں

کیسے کہوں عزیزمن اپنے وہ رہگذر نہیں
کہتے ہیں لوگ تو یہی سچ کیا ہے یہ خبر نہیں

آج بھی دل پہ ہے اثر تابِ بیاں مگر نہیں
ہے کون سی ادا تری جس میں فساد و شر نہیں

ایسی زباں زباں نہیں ایسی نظر نظر نہیں
پہلی سی شام اب کہاں پہلی سی وہ سحر نہیں

یہ زندگی کا کارواں راہوں میں بے خطر نہیں
انسانیت نہ آئے گی دولتِ غم اگر نہیں

جو ہے دل میں وہی تنکے لئے

احساس عمل بھی ضروری ہے

امین الدین شجاع الدین

احساس زیاں ہی کافی نہیں

سونا جب تپ کر بھٹی سے گزرتا ہے تو کندن بن جاتا ہے۔ عمل کی یہ دنیا بھی ایک بھٹی کی مانند ہے۔ جب انسان اس بھٹی سے گزرتا ہے تو اس کا علم محض علم نہیں رہ جاتا بلکہ ایک واقعہ اور تجربہ بن جاتا ہے اور اس کی واقفیت، 'حقیقت' کا روپ دھار لیتی ہے۔ تجربات کی اس بھٹی سے فرد بھی گزرتا ہے اور کبھی پوری قوم و ملت کو بھی اس سے گزرنا پڑتا ہے، تاریخ جہاں یہ بتاتی ہے کہ قوموں پر ایسے دشوار گزار مراحل آتے رہے ہیں، وہیں تاریخ یہ بھی سناتی ہے کہ قوموں کی مردنی۔ زندگی سے اسی وقت تبدیل ہوئی جب وہ کسی بڑی مشکل اور شدید خطرے سے دوچار ہوئی۔ تاتاریوں کے سیلابِ بلاخیز سے کون واقف نہیں جس نے مسلمانوں کے خون سے زمین کو لالہ زار بنا دیا تھا، یا آٹھویں صدی عیسوی کے اس سانحہ سے کون بے خبر ہے کہ جب صلیبیوں نے بیت المقدس پر قبضہ جما لیا تھا لیکن واقعات کی دنیا میں اس کا مشاہدہ اور تجربہ ہو کر رہا کہ ہر تاریکی کے بعد سویرا ہے۔ چنانچہ تاتاریوں کے مقابلہ میں رکن الدین بیبرس اور صلیبیوں کے مقابلہ میں نورالدین زنگی اور سلطان صلاح الدین ایوبی ایسے ہی سویرے کی چمکتی دمکتی علامتیں ہیں۔ اس لئے یہ کہنا بے جا نہیں کہ اگر وہ ظلمتیں نہ ہوتیں تو شاید طلوع صبح کی یہ روشن علامتیں بھی ظاہر نہ ہوتیں!!

گویا ملت کے سر سے طوفان گزرتے رہے ہیں جنھوں نے نہ صرف سوتوں کو جگایا ہے بلکہ انھیں ایک جیتا جاگتا انسان اور سچا مسلمان بھی بنایا ہے — لیکن ساتھ ہی تاریخ یہ بھی بتاتی ہے کہ طوفانوں کا رخ پھیرنا اسی وقت ممکن ہو سکا جب ملت نے اپنے باشعور ہونے کا ثبوت دیا۔ احساس زیاں نے اس کے حوصلے اور ولولے پست نہیں کر دئے بلکہ اس میں احساس عمل کو جگایا۔ یہ احساس عمل بڑی بنیادی چیز ہے، احساس زیاں کے ساتھ ساتھ جب کسی قوم میں احساس عمل جاگتا ہے تو وہ قوم ایک نئی زندگی سے روشناس ہوتی ہے، اس میں جوش و ہوش کا توازن پیدا ہوتا ہے اور حکمت و تدبر سے کام لینے کا اس کا ذہن بنتا ہے۔ تجربات کی بھٹی سے گزرنے کے بعد اس میں وہ پختگی اور بالغ نظری پیدا ہو جاتی ہے جو اسے جینے کا سلیقہ اور قرینہ سکھاتی ہے اور اس کو خود اعتمادی اور خدا اعتمادی کے جذبہ سے سرشار کر دیتی ہے۔

تنہا احساس زیاں مایوسی پیدا کرتا ہے لیکن احساس زیاں کے ساتھ احساس عمل امیدوں کے چراغ روشن کرتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ تاریکی پر روشنی غالب آجاتی ہے احساس عمل کی یہ چنگاری جب دلوں میں فروزاں ہوتی ہے تو پھر آنکھ کا آنسو، آنسو نہیں رہتا بلکہ موتی بن جاتا ہے۔ چنانچہ یہ وقت آنسو بہانے کا نہیں بلکہ بہتے ہوئے آنسوؤں کو موتی بنا دینے کے لئے احساسِ عمل اور شعور کو جگانے کا وقت ہے۔

جب کسی قوم کا شعور جاگتا ہے تو گویا اس قوم کی سوئی ہوئی قسمت جاگ اٹھتی ہے۔ پھر وہ اپنے اصل مرض کی تشخیص کر کے اس کے علاج کی فکر کرتی ہے اور صحیح رُخ پر محنت کرنے میں جُٹ جاتی ہے، پھر وہ اختلاف کے باوجود باہم متحد رہنے کا ہنر سیکھ لیتی ہے، پھر اس کا جی ایسے کاموں میں لگنے لگتا ہے جن کے نتائج اگرچہ جلد برآمد ہوتے دکھائی نہیں دیتے لیکن جو اس کے وجود و بقاء کے لئے ناگزیر ہوتے ہیں، پھر وہ قوم اپنے اندر "اپنا احتساب آپ" کرنے کا حوصلہ بھی پاتی ہے اور اس میں "اپنی مدد آپ" کے اصول کو اپنانے کا جذبہ بھی موجزن ہو جاتا ہے، نتیجہ میں اس میں پامردی اور استقامت پیدا ہو جاتی ہے۔ شعور کا بیدار ہونا گویا ایک ایسے سوتے اور چشمے کا پھوٹ پڑنا ہے جو انفرادی اور اجتماعی زندگی کی ساری کھیتی کو سینچے اور پھر بجا طور پر کشتِ ویراں میں لہلہاتی فصل کی تمنا کی جا سکے۔ دوسرے لفظوں میں شعور کی بیداری کا کام امید کو جگانے اور عمل پیہم اور جہدِ مسلسل کا نام ہے۔ جو یہ مژدہ سناتا ہے کہ

"نہ خوف کھاؤ اور نہ غم کرو تم ہی غالب رہو گے اگر تم مومن ہو۔"

اسلام اور تعلیم

تحریر :- الفا محمود بھا ——— ترجمہ و تلخیص :- صاحب عالم اعظمی ندوی

مسلمانوں میں زیادہ تر لوگ تعلیم کی اہمیت کو تو سمجھتے ہیں مگر کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو تعلیم کے مذہبی کردار سے پوری طرح واقف نہیں ہیں، اسی طرح کچھ ایسے مسلم سائنسداں بھی ہیں جو سائنسی تجربات و مشاہدات میں اس قدر مشغول ہو جاتے ہیں کہ عام طور سے یہ لوگ مذہبی امور سے غافل ہو جاتے ہیں۔ ان مذہبی امور میں عموماً نماز سے زیادہ غفلت ہوتی جاتی ہے۔

جہاں تک علم کا مسئلہ ہے تو در حقیقت علم صرف اور صرف عبادت کا ذریعہ ہے، وہ عبادت جو خدا تعالیٰ کی ہو کہ اس خدا نے بلا شرکتِ غیرے ہم سب کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ لہٰذا جب علم ایک ذریعہ ہے تو ہمیں اس علم کو اپنے ایمان مضبوط کرنے کے لئے استعمال کرنا چاہئے۔ تقویٰ اختیار کرنے میں اس کا استعمال کرنا چاہیئے۔ اپنے مذہبی امور کو مؤثر انداز میں سرانجام دینے کے لئے اس کا استعمال کرنا چاہیئے۔ لہٰذا انہیں چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے علم کے سلسلے میں یہاں تین چیزوں سے بحث کی گئی ہے۔ یہ تعلیمی مباحث باضابطہ قرآن و حدیث کے تناظر میں علی الترتیب بیان کئے جا رہے ہیں۔

۱۔ تعلیم کا اسلامی نقطۂ نظر :-

قرآن و حدیث میں تعلیم کا خیال خاص طور پر رکھا گیا ہے۔ تعلیم حاصل کرنے اور اس کو سیکھنے پر بھرپور زور دیا گیا ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ (اقرأ) یعنی پڑھو۔ سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ یہ آیت حضورؐ پر سب سے پہلے نازل ہوئی۔ اس کے علاوہ متعدد ایسی آیتیں ہیں جن میں تلاش علم پر زور دیا گیا ہے، علم کی اہمیت و وقعت کے لئے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان :

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ (المجادلہ آیت ۱۱)

"اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے اور علم والوں کے درجات بلند فرمائے گا اور تمہارے سب کاموں کی اللہ کو اچھی طرح خبر ہے۔"

جس کا مطلب یہ ہے کہ عبادت کی سطح پر مومنین میں جن کے پاس علم زیادہ ہے وہ منکروں کے مقابلہ میں خدا کے نزدیک زیادہ برتر و اعلیٰ ہیں۔ اس برتری و تفوق کی تصدیق حضورؐ کے اس قول سے بھی پوری طرح واضح ہو جاتی ہے،

حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ عالم صوفی سے اعلیٰ و برتر ہے جیسے مکمل چاند تمام ستاروں سے اعلیٰ و برتر ہے۔ (ابو داؤد، ترمذی) تلاشِ علم کے متعلق حضورؐ کی یہ حدیث علم حاصل کرنے پر تاکید کرتی ہے، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ جو شخص تلاش علم میں سفر کرتا ہے درحقیقت وہ راہ خدا میں ہوتا ہے جب تک کہ وہ لوٹ نہ آئے۔ اسی سلسلے کی ایک دوسری حدیث جو حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ جو شخص تلاش علم میں لگا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیں گے۔ (مسلم)

تعلیم کے سلسلے میں اقسام تعلیم کا جاننا نہایت ضروری ہے، یعنی وہ اقسام تعلیم جن کا مشورہ و تاکید اسلام دیتا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ علم تین چیزوں پر مشتمل ہے (۱) قرآنی آیات (۲) مستند احادیث (۳) وہ ہدایت نامہ جو براہ راست قرآن و حدیث سے مستنبط ہو، لہٰذا یہ بات تو واضح ہو گئی کہ سائنس کا ہر میدان بطور جامعات اسلامی نظام تعلیم میں تسلیم شدہ ہے کہ ان کا قرآن و حدیث کے کسی نہ کسی حصے سے تعلق ہے، لہٰذا یہ کہنا کہ سائنس اسلام سے متصادم ہے سراسر غلط ہے بلکہ واقعہ یہ ہے کہ سائنس کا اسلام سے کوئی تصادم نہیں۔ درحقیقت سائنس نے جو کچھ بھی آج تک ثابت کیا ہے یا کر رہی ہے اس کا تذکرہ براہِ راست یا بالواسطہ قرآن میں موجود ہے سائنسی طریق کار کا مطالبہ یہ ہے کہ پہلے تو ہم اپنے ذاتی خیالات کو ملتوی کر دیں اس کے بعد تجربات و مشاہدات کے ذریعہ غور و فکر کے ساتھ مطالعہ کریں پھر کسی حتمی نتیجے پر پہنچیں یہ نتیجہ اس وقت تک معتول ہوگا جب تک کہ مزید سائنسی مطالعہ اس کو غلط نہ ثابت کر دے، یعنی طریق کار اسلام کے بنیادی طور طریقوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ دراصل غور و فکر اور علم کا منشاء اور مقصود کثرت سے وحدت کی طرف پہنچتا ہے یہ انسان کی سب سے بڑی طاقت اور سب سے

بڑا علم ہے اگر کسی شخص کو یہ بات حاصل ہو جائے تو وہ اسباب و مادیت کی دلفریبی و جبہ سائی اور پریشاں نظری سے نجات پا جائے اور یہ علم حقیقی اسکو اسباب کے ذریعہ خالق اسباب تک پہونچا دے، لہٰذا اگر ہم اپنے ذاتی خیالات سے نجات پالیں اور پوری گہرائی اور گیرائی سے عالم کا مشاہدہ کریں تو ہمیں اس پورے عالم کی زندہ و مردہ چیزیں ایک ایسی اکائی میں مربوط نظر آئیں گی، جس اکائی پر ایک ایسے طاقت کا تسلط قائم ہے جو طاقت درحقیقت تنہا عبادت کے لائق ہے، وہ واحد ذات جس کا کوئی ساجھی و ہمسر نہیں اور نہ ہی اس کا کوئی مقابل ہے۔ واقعہ کی صورت یہ ہے کہ اس طاقت کی یہی وحدانیت ہی وہ سائنٹفک تجربہ ہے جس نے ہر دور و زمانے میں لوگوں کو اس طاقت کا یقین دلایا اور لوگ اسلام قبول کرنے پر مجبور ہو گئے۔ ابھی تک کوئی بھی ایسا سائنٹفک ثبوت موجود نہیں ہے جو اس کی وحدانیت کو غلط ثابت کر دے اور نہ ہی مستقبل میں اس کے بارے میں سوچا جا سکتا ہے۔ تاہم کچھ سائنسدانوں نے اپنے اصول و نظریات کو فروغ دیا ہے اور کر رہے ہیں۔ جو واقعی اسلامی تعلیمات سے متفق ہیں، اس لئے تصادم دراصل سائنسدانوں اور اسلام کے درمیان ہے۔ نہ کہ اسلام اور سائنس کے درمیان، سائنسدانوں اور اسلام کے درمیان تصادم کی سب سے پہلی اور مشہور مثال ڈارون (DARVIN) کا نظریہ ارتقاء جس نظریہ کے مطابق نوع انسانی موجودہ نوع بنوع انسان کی دیگر قسموں سے ڈارون کے اس ارتقائی نظریئے کے بہت سے حامیوں جن میں سرفہرست ہارورڈ یونیورسٹی (HARVARD UNIVERSITY) کے ماہرین متجرہ S.J.GOULD اور کارنل یونیورسٹی (CORNELL UNIVERSITY) ہیت داں J.BURNS موجود ہیں مؤخر الذکر تو یہ بھی تجویز پیش کرتے ہیں کہ زمین پر انسان کی ابتدائی نسل مریخ سے آئی ہے (JAPAN TIMES) بہرکیف ڈاروِن کے نظریہ ارتقا کے خلاف اب تک ہزاروں ثبوت مہیا کئے جا چکے ہیں۔ اور کئے جا رہے ہیں، مثال کے طور پر حال ہی میں برطانیہ کی رہنمائی میں سائنسدانوں کی ایک ٹیم نے قدیم انسانوں کی ہڈیوں کو جدید انسانوں کی ہڈیوں سے ملایا۔ اور باقاعدہ ان ہڈیوں کی نقلیں کمپیوٹر پر تیار کی گئیں، بعد تجزیہ و تخلیق کے یہ بات سامنے آئی کہ قدیم انسان جھک کر گھٹنوں کے بل نہیں چلتے تھے، اس تحقیق نے اس نظریہ کو غلط ثابت کر دیا کہ انسان ترقی یافتہ بندر ہے (CNNNEWS) ایسی ہی ایک تحقیق چڑیوں کی ہڈیوں کے متعلق ہوئی جس نے اس نظریہ کی نفی کی کہ ماڈرن چڑیا ڈائناسور کی نسل سے ہے۔ (JAPAN TIMES) اس طرح کے تجربات و تحقیقات سے سائنس دانوں و محققین حضرات کا مقصد قرآنی آیات کی تصدیق کرنا نہیں ہوتا دراصل سائنس خود بخود سچ کا انکشاف کر دیتی ہے۔ جس سچ کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں اپنی مخلوقات کے سلسلے میں الگ الگ فرماتا ہے: وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (النور آیت: ۴۵)

اللہ نے ہر جانور کو پانی سے پیدا فرمایا ہے ان میں کچھ تو ایسے ہیں جو پیٹ کے بل رینگتے ہیں اور بہت سے ایسے ہیں جو دو پیروں پر چلتے ہیں اور بہت سے چار پاؤں پر چلتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات کو بہت ہی مناسب ڈھنگ پر جس طرح چاہتا ہے پیدا فرما دیتا ہے۔ بیشک اللہ کو ہر چیزوں پر قدرت حاصل ہے۔

سائنس دانوں اور اسلام کے درمیان تصادم کی دوسری مثال MAD-COW. DISEUSE ہے جس کا دوسرا نام (B.S.E) ہے یہ ایک طرح کی بیماری ہے جو جانوروں میں ہوتی ہے اگر کسی جانور کو یہ بیماری لگ جاتی ہے تو اس کے دماغ کو خراب کر دیتی ہے جس سے اس کی موت واقع ہو جاتی ہے)

اسلام میں مردار کا گوشت حرام ہے۔ اسی طرح دودھ دے رہے جانور کو مارنا اور اس کے گوشت کو کھانے پر بھی پابندی ہے، لیکن کچھ سائنسدانوں نے جگالی کرنے والے جانوروں کے ساتھ ساتھ بغیر جگالی کرنے والے جانوروں نیز مردار کا گوشت کھانا بھی جائز قرار دے دیا ہے، درحقیقت ان جیسے خیالات کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کا مطلب و مقصد مالی فائدے کے سوا کچھ نہیں ہے۔ لیکن اس کے نتیجے میں نہ صرف یہ کہ انسانی خسارے اور مادی خسارے ہوئے بلکہ عالمی تعلقات میں دور رس ردِ عمل بھی ظاہر ہوا، اور اب تک ان نئے خیالوں کے نتیجہ میں یہ خسارے مستقل ہو رہے ہیں اسی طرح روسی سائنسدانوں نے بھی حال ہی میں ایک ریسرچ شروع کیا ہے اور تحقیق کر رہے ہیں کہ کیسے نیند کو غیر ضروری بنا دیا جائے تاکہ تجارتی پروڈکشن کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ نفع کمایا

جائے، یہ خیال نہ صرف یہ کہ قرآنی تنبیہ سے متصادم ہے بلکہ یہ نیند پر اسلامی تعلیمات سے بھی عمداً چشم پوشی اختیار کرتا ہے ان کو نظر انداز کرتا ہے

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝ (النبا آیت: ۹)

"اور تمہارے نیند کو آرام کا سبب ہم نے بنایا ہے"۔

مندرجہ بالا ذکر کئے گئے خیالات اور ان جیسا کوئی بھی سائنٹفک علم جو قرآنی تعلیمات و حدیث سے میل نہیں کھاتا۔ وہ اسلامی نقطہ نظر سے تعلیمی اصول و ضوابط سے خارج ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو ایسے تجربات و تحقیقات سے باز رہنا چاہیئے کہ مبادا کہیں وہ بھی وحی الٰہی سے انکار کی وجہ سے گناہ کا مرتکب ہو جائے کبھی کبھی ان تجربات کے عارضی نتائج اچھے بھی ہوئے ہیں مگر آخر کار سچ جہاں متعلقہ ریسرچ اسکالروں کا منھ کالا کرتا ہے۔ اور وہ دنیا میں خوار ہوئے ہیں وہیں آخرت کے عذاب کو بھی یہ لوگ اپنے لئے ناگزیر کر لئے ہیں۔ اس لئے خاص طور سے مسلمانوں کے لئے یہ بات ناگزیر ہے کہ تلاش علم میں سب سے پہلا قدم خدائی تعلیمات کی طرف ہو کہ علم کا اصل سرچشمہ جس پر اعتماد کیا جائے وہ وحی الٰہی اور انبیاء کرام کا لایا ہوا علم ہے جو بصراحت قرآن و حدیث میں موجود ہے۔

۲۔ علم کیسے حاصل ہو:۔

علم حاصل کرنے کے لئے چار چیزوں کا ہونا نہایت ضروری ہے ۱۔ مستقل مزاجی (۲) صبر (۳) عجز و انکساری، (۴) ذہنی وسعت، یعنی حصول علم دوسری قربانیوں کے ساتھ ساتھ ان چار چیزوں کا اشد مطالبہ کرتا ہے۔ اگرچہ دنیا میں کچھ ایسے خوش نصیب لوگ بھی گزرے ہیں جنھیں براہ راست خدا سے تعلیمی خوش نصیبی عطا ہوئی لیکن اسی کے ساتھ ساتھ انھیں آزمائش و ابتلاء سے بھی گزرنا پڑا۔ مثال کے طور پر حضورؐ کو بچپن ہی سے اہل مکہ کی حمایت و تائید حاصل تھی، پھر آپ میں صبر و قوت برداشت اور حوصلہ بھی عام انسانوں سے زیادہ عطا کیا گیا تھا۔ اور یہ چیزیں اس وجہ سے آپ کے اندر زیادہ سے زیادہ ودیعت کی گئی تھیں کیونکہ آپ کی ابتلاء و آزمائش بھی دوسرے تمام نبیوں و عام انسانوں سے زیادہ ہونی تھی۔ لہٰذا انھیں خصوصیات کی بنا پر آپؐ اپنے آپ کو گناہوں کے تمام راستوں سے محفوظ رکھتے تھے، لیکن ثبوت ملنے کے بعد جب آپؐ نے اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا تو آزمائش و تکالیف یکایک حد سے زیادہ بڑھ گئیں، اور یہی صورتحال صحابہ رضوان اللہ اجمعین کے ساتھ بھی تھی۔ آپؐ کو مشرکین مکہ کی تمام مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ یہاں تک کہ قریبی رشتہ داروں و خاندان کے لوگ بھی آپ کی مخالفت پر کمربستہ ہو گئے۔ اور ان کی مخالفتوں کا بھی۔ آپؐ کو صبر و استقامت کے ساتھ سامنا کرنا پڑا۔ لیکن جب یہی ابتدائی پریشانیاں گذر گئیں تو بعد میں ان کی جگہ وقت اور جسمانی کوششوں کے خرچ نے لے لی ایک اسکالر جبیل بن عبداللہ نے عبداللہ بن عنیس نے ایک حدیث حاصل کرنے کے لئے ایک مہینہ کا سفر کیا (بخاری) دراصل مستقل مزاجی، صبر، عجز و انکساری اور ذہنی وسعت ایسی صفتیں ہیں جو علم حاصل کرنے اور علمی میدانوں میں اعلیٰ صلاحیت حاصل کرنے کیلئے کئی دوسری وجہوں سے بھی مطلوب ہیں، مثال کے طور پر اکیڈمی میدان میں سائنسدانوں کی ٹیم کئی سالوں سے کام کرتی آرہی ہے اور کسی حتمی نتیجہ پر پہنچنے کے لئے وقت و روپیہ دونوں خرچ کرتی ہے، لیبوریٹری ورک میں جسمانی خطرہ بھی لاحق رہتا ہے۔ علاوہ ازیں محققین عموماً دوران ریسرچ اپنے خاندان و گردوپیش کے ماحول سے الگ تھلگ ہو جاتے ہیں، گویا یہ ساری پریشانیاں موجود ہیں۔ پھر بھی کوئی شخص ان پریشانیوں سے حوصلہ شکن نہیں ہوتا کیونکہ صبر و استقامت اور آزمائشیں انھیں علم کے اعلیٰ مدارج تک پہنچاتی ہیں اور یہ لوگ کچھ ایسا کر دکھاتے ہیں جس سے رہتی دنیا تک ان کا نام زندہ رہتا ہے۔

قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کا جو واقعہ بیان ہوا ہے، درحقیقت وہ علم حاصل کرنے پر ایک مناسب مثال ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ ایک اجنبی استاد کے پاس جانے اور ان سے علم حاصل کرنے کا حکم دیا۔ جب دونوں صاحبوں کی ملاقات ہوئی تو استاد نے تعلیمی سفر شروع کرنے سے پہلے شاگرد سے تنبیہ کی کہ کوئی بھی واقعہ ہمارے ساتھ پیش آئے یا میں کچھ کروں تو تم بالکل خاموش رہو گے۔ اور قبل از وقت کوئی سوال نہیں کرو گے، یہاں تک کہ میں خود ہی اس کے بارے میں تمہیں بتا نہ دوں۔ تاہم جب ان دونوں حضرات نے تعلیمی سفر شروع کیا تو استاد نے سب سے پہلے ایک غریب کی کشتی جس میں یہ دونوں بھی سوار تھے سوراخ کر دیا، بعد ازاں انھوں نے ایک بچہ کو مار ڈالا اس کے بعد انھوں نے بغیر کسی معاوضہ کے گرتی ہوئی دیوار درست کر دی، جبکہ اس بستی کے لوگوں نے ان کی مہمان نوازی بھی قبول نہیں کی تھی۔ فطری طور پہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان واقعات سے بہت تعجب ہوا، جس بنا پر وہ سوال کرنے اور وجہ دریافت کرنے سے باز نہیں رہے اور سوال شروع کر دیا، لیکن جب استاد نے ابتدائی دونوں سوال کے دریافت

پر تنبیہ کی اور ساتھ چھوڑ جانے کی بات کہی تو تیسرے واقعے میں حضرت موسیٰؑ خاموش رہے اور صبر کیا۔ استاد بھی شاگرد کے صبر سے مطمئن ہو گئے۔ اور بعد میں تینوں واقعات کی وجہیں بتلائیں کہ کشتی ایک غریب ملاح کی تھی جس کی بدولت وہ اپنی روزی روٹی کماتا تھا۔ اگلے کنارے پر ایک ظالم بادشاہ تھا جو لوگوں کی کشتیوں کو زبردستی چھین لیتا ہے، لہٰذا میں نے اس کشتی میں سوراخ کر دیا جس سے وہ محفوظ رہ جائے گی۔ جہاں تک بچے کا تعلق ہے تو اس کے والدین بہت ہی نیک و صالح ہیں اور بچہ آگے چل کر بہت ہی باغی اور احسان فراموش ہو جاتا لہٰذا میں نے اس کو اللہ کے حکم سے قتل کر ڈالا۔ بعد میں اللہ تعالیٰ اس نیک والدین کو صالح اولاد دے دیں گے۔ اور جہاں تک دیوار کا مسئلہ ہے دراصل وہ دو یتیم بچوں کی ہے۔ جس کے قبضہ میں ایک خزانہ مدفون ہے اگر وہ دیوار قبل از وقت گر جاتی تو خزانہ ان کے بجائے دوسروں کو مل جاتا، میں نے اللہ کے حکم سے دیوار اس لئے سیدھی کر دی کہ جب یہ دونوں یتیم بچے جوان ہو جائیں گے۔ اور اس کے استعمال کے لائق ہو جائیں گے تو اس کو حاصل کر لیں گے۔

اس واقعہ میں جہاں تک علم حاصل کرنے کا مطلب ہے تو یہ واقعہ ہمیں تین چیزوں کی تعلیم دیتا ہے، پہلا یہ کہ بڑے سے بڑا دانا و اہل علم شخص بھی علم کے معاملے میں نامکمل ہوتا ہے اور وہ دوسروں سے علم سیکھ سکتا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک بہت بڑے پیغمبر تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص علم سے نوازا تھا۔ مگر پھر بھی ان کا علم مکمل نہیں تھا۔ لہٰذا انھیں حضرت خضرؑ کی معیت میں شاگرد بن کر رہنا پڑا۔ دوسرے یہ کہ یہ واقعہ علم حاصل کرنے کے معاملے میں کوشش و قربانی کی بہت بڑی مثال پیش کرتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات کے لئے طویل سفر کیا بڑی مشقت و پریشانی اٹھائی تب کہیں جا کر ان سے ملاقات ہوئی، اس واقعہ میں علم حاصل کرنے کا تیسرا پہلو صبر کا ہے۔ اگر حضرت موسیٰ نے استاد کی تنبیہ (کہ وہ کوئی سوال نہ پوچھیں) پر عمل درآمد کیا ہوتا تو وہ اپنے ذی علم استاد سے اور بھی بہت کچھ سیکھتے، مزید یہ کہ یہ واقعہ جہاں ایک طرف ہمیں اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ اچھے واقعات پہلی نظر میں برے بھی دکھائی پڑ سکتے ہیں وہیں دوسری طرف ہمیں اس بات کی تعلیم بھی دیتا ہے کہ علم، ماضی، حال، مستقبل کو چھپائے رہتا ہے جیسا کہ حضرت موسیٰؑ کے واقعہ میں ظاہر ہے۔

علم کا صحیح و بہتر استعمال کیسے ہو:

ہمارے علم کا سب سے پہلا استعمال خدا سے حد درجہ ڈرنے میں ہونا چاہیئے۔ جبکہ قرآن مجید میں بیان ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ۝ (فاطر: آیت: ۲۸)

بس اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں یقیناً اللہ زبردست مغفرت فرمانے والا ہے"۔

بڑے سے بڑا علم بھی اگر اس کا استعمال خدا سے ڈرنے میں نہیں ہوتا ہے تو وہ علم نہیں بلکہ ایک بوجھ ہے جیسا کہ قرآن میں بیان ہوا کہ:

مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ۭ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (الجمعۃ آیت: ۵)

ان لوگوں کی کہاوت بھی خوب ہے جن سے تورات اٹھوائی گئی تھی پھر انھوں نے تورات کو تو نہیں اٹھایا اور گدھے کی طرح بہت سی کتابیں لادے لادے پھرتے ہیں جو قوم اللہ کی آیات کو جھٹلائے اس کی بڑی بری مثال ہے ظالم قوم کو اللہ تعالیٰ ہدایت پر چلنے کی توفیق نہیں دیا کرتا۔

اسی طرح حاصل شدہ علم دوسروں تک بھی پہونچنا چاہیئے کہ حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ مرنے کے بعد انسان کی تین چیزیں ایسی ہیں جو باقی رہتی ہیں جن کا ثواب اس کو برابر ملتا رہتا ہے۔ ایک صدقہ جاریہ، دوسرے علم جس کو دوسروں نے اس سے سیکھا ہو، تیسرے نیک و صالح اولاد جو اس کے لئے دعائے مغفرت کرتی رہے (مسلم)

علم حاصل کرنے کے سلسلے میں حضرت عمرو عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ کوئی بھی شخص جو قیادت و سیادت کا متمنی ہو اُسے پہلے علم سیکھنا چاہیئے اور قائد بننے کے بعد بھی اُسے علم سیکھتے رہنا چاہیئے (بخاری) درحقیقت علم مستقل مطالعہ سے محفوظ رہتا ہے اس میں استدلال و پائیداری آتی ہے۔ ویسے انسان چاہے جتنا علم حاصل کر لے اس کا علم محدود ہی رہتا ہے جیسا کہ قرآن میں ذکر ہوا ہے کہ صرف محدود علم ہی نوع انسانی کو دیا گیا ہے۔ لہٰذا ہر شخص کو یہ بات مدنظر رکھنی چاہیئے کہ ہمیں علم سیکھنا فرضی ہے۔ مگر اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے کہ کبھی بھی ہم مکمل عالم نہیں ہو سکتے کہ یہ تو صرف

اللہ کی صفت ہے ورنہ یہی محدود علم نہیں فخر وغرور کے ایسے راستوں پر لے جاتا ہے جس سے ہماری دنیا وعاقبت دونوں خراب ہو جاتی ہے۔ اس کی سب سے بڑی مثال حضرت موسیٰؑ کا واقعہ ہے جس میں اس کی طرف خاص اشارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ان کو علم سیکھنے کا حکم دینے کا مطلب ان سے زیادہ ذی علم شخص سے سامنا کرانا تھا۔ جب حضرت موسیٰؑ نے لوگوں کے درمیان کہا کہ اس وقت روئے زمین پر سب سے زیادہ ذی علم شخص میں ہوں ــــ آنجہانی محمد سمبا موبیا (LATE MOHMMAD SAMBA MOMBEYA) کی شخصیت صاحب علم و باصلاحیت لوگوں کے لئے ایک بہترین مثال ہے ان کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ وہ علم کے پہاڑ ہیں لیکن وہ ہمیشہ اپنے بارے میں یہ دعویٰ کرتے تھے کہ میں اپنے علم کے پہاڑوں سے صرف اپنی جہالت کی وسعت دیکھتا ہوں۔

اسلام اور تعلیم کی اس بحث سے چار نقطے اخذ کئے جا سکتے ہیں۔ (۱) تعلیم تمام مسلمان مردوں وعورتوں کو حاصل کرنا ضروری ہے (۲) تعلیم کا اصل سرچشمہ قرآن وحدیث ہے تعلیم وتحقیق کے تمام میدان براہ راست یا بالواسطہ انہیں سے متعلق ہیں لہٰذا یہ یقین رکھنا کہ سائنسی میدان میں مہارت حاصل کرنا اسلام سے انحراف کرتا ہے صحیح نہیں ہے۔ علاوہ ازیں تصادم اسلام اور سائنس کے درمیان نہیں ہے بلکہ اگر ہے تو وہ اسلامی تعلیمات اور سائنسدانوں کے درمیان ہے جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے۔

۳۔ علم حاصل کرنے میں ہمیشہ کوشش و قربانیاں درکار ہوتی ہیں ساتھ ہی ساتھ صبر ومستقل مزاجی، ذہنی وسعت وتنگ المزاجی کا ہونا نہایت ضروری ولازمی ہے۔ علاوہ ازیں ذہن میں یہ بات پیش نظر ہونی چاہئے کہ کوئی بھی شخص علم کے معاملے میں مکمل نہیں ہوتا، اس لئے کسی بھی بڑے سے بڑے صاحب علم کو تکبر نہیں کرنا چاہیئے۔

۴۔ حاصل کیا گیا علم خالق ومالک کی عبادت وریاضت میں استعمال ہو کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لئے ہی پیدا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے کہ:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۝ مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَنْ يُطْعِمُونِ ۝

"میں نے جناتوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لئے بنایا ہے، میں ان سے روزی چاہوں یہ میرا ارادہ نہیں اور نہ میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھانا کھلائیں" (الذاریات آیت ۵۶، ۵۷)

یہ عبادت جو مختلف راستوں میں رہنما ثابت ہو سکتی ہے مگر اس کا سب سے بڑا استعمال خدا سے ڈرنے میں ہونا چاہیئے چنانچہ حصول علم مذہبی فرائض (جیسے نماز وغیرہ) سے غفلت کا موجب نہیں بننا چاہیئے۔

شہرۂ آفاق تصنیف
انسانی دنیا پر
مسلمانوں کے عروج وزوال کا اثر
چالیس سالہ کارکردگی کے موقع پر
اشاعتی تحریک
ہر پڑھے لکھے مسلمان تک پہنچانے میں
ہمارا تعاون فرمائیے
صفحات ۴۰۰۔ قیمت =/50 صرف رعایت بھی
مجلد، خوبصورت سرورق۔ روشن طباعت،
جدید ایڈیشن۔ ہم سے طلب کریں۔
مجلس تحقیقات ونشریات اسلام
پوسٹ بکس 119 ندوۃ العلماء لکھنؤ

اعلان ملکیت ودیگر تفصیلات فارم ۴ رول ۸

مقام اشاعت :	مجلس صحافت ونشریات دارالعلوم ندوۃ العلماء بادشاہ باغ لکھنؤ
مدت اشاعت :	پندرہ روزہ
مدیر مسئول :	شمس الحق ندوی
قومیت :	ہندوستانی
پتہ :	دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ
پرنٹر پبلشر :	اطہر حسین
قومیت :	ہندوستانی
پتہ :	۲۱، عدنان پلی متصل حرا پبلک اسکول رنگ روڈ دوبگا، پوسٹ کاکوری لکھنؤ
مالک کا نام :	مجلس صحافت ونشریات دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

میں اطہر حسین تصدیق کرتا ہوں کہ متذکرہ بالا امور میرے علم ویقین سے صحیح ہیں۔

عالم اسلام

اسلام انسانیت کی پناہ گاہ

• محمد فرمان نیپالی ندوی

اسلام امن وسلامتی کا دین ہے اور انسانیت کی پناہ گاہ ہے، یہی وہ دین ہے جو انسانی فطرت کے عین مطابق ہے، جس میں توحید ورسالت کا بھی ذکر ہے اور جزائے اعمال کا بھی بیان ہے۔ اخلاق ومعاشرت کی تعلیم بھی دی گئی ہے، اور فقہ وقوانین کے ضابطے بھی بتائے گئے ہیں اور صرف یہی نہیں بلکہ سیاسیات کے ضابطے ہیں معاشیات کے قاعدے ہیں۔ اگلوں کی حکایتیں ہیں پچھلوں کے لئے ہدایتیں ہیں۔ اشخاص کے تذکرے ہیں، اعمال پر تبصرے ہیں لہٰذا اس کی کرنیں جس دل پر پڑتی ہیں اس کو اپنی طرف کھینچتی ہیں۔ اس لئے کہ یہاں دل کے سکون وچین اور زندگی کے خوشگوار بنانے کے جو ضابطے ہیں وہ کہیں نہیں ملتے۔ ذیل میں چند ایسے افراد کے واقعات کا ذکر ہے جو اسلام کی اسی کشش کے سبب اس کے دامن سے وابستہ ہوئے اور ہوتے رہتے ہیں۔

جریدۃ "العالم الاسلامی" کی حالیہ رپورٹ کے مطابق آسٹریلیا میں سالانہ اسلام قبول کرنے والوں کی شرح دوسو سے زائد ہے ان میں بالخصوص دوسرے ادیان ومذاہب کے پاپ اور پادری کی ایک معتد بہ تعداد ہے آسٹریلیا میں رابطہ عالم اسلامی کے نمائندہ اسامہ احمد نے ایک بیان میں کہا ہے کہ سابقہ سالوں میں ملک کے اندر دہریت و الحاد کے مختلف نظریات کی تشہیر زوروں پر تھی جن کے اثرات مسلمانوں کی نئی نسل پر مرتب ہوئے تھے اب ماشاء اللہ نئی نسل کے ایمان کی صیانت وحفاظت کی کوشش جاری ہے، عیسائی مشینریاں اگرچہ اپنی پوری کوشش صرف کر رہی ہیں لیکن کلیسا اور چرچ کی طرف سے لوگوں پر عائد ٹیکسوں کی ادائیگی لوگوں پر دشوار گذار ثابت ہو رہی ہے جس کی وجہ سے وہاں کے افراد۔ بالخصوص کلیسا اور چرچ سے وابستگان میں کافی حد تک نفرت پائی جا رہی ہے۔ عالمی مذاہب کا جائزہ لینے کے بعد اگر انہیں کہیں امن وسکون نصیب ہو رہا ہے تو وہ مذہب اسلام ہے جس کی تعلیمات صلح وآشتی، امن وسلامتی سے عبارت ہیں اسی وجہ سے وہاں کے باشندے بہت تیزی کے ساتھ حلقہ بگوش اسلام ہو رہے ہیں۔ بیان کے اخیر میں استاذ اسامہ احمد نے داعیان اسلام سے اپیل کی ہے کہ وہ عالم اسلام کے اس خطہ کو بھی اپنی توجہات کا مرکز بنائیں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء کو ورلڈ ٹریڈ سینٹر اور پنٹاگن پر حملوں کے بعد مختلف طریقوں سے اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش کی گئی اور اسلام کو دہشت گردی کا علمبردار کہا گیا اور لوگوں کو بھی باور کرایا گیا کہ یہ مذہب قتال وجہاد اور خون خرابہ کا حامل ہے، جدہ کے مشہور صحافی محمد حسن نے کہا کہ اعدائے اسلام کا یہ پروپیگنڈہ بہت سے افراد کی ہدایت کا سبب بنا، جب انھوں نے اسلام کا قریب سے مطالعہ کیا تو اسکے حاملین کے ہاتھ میں ہاتھ دینے سے تامل نہیں کیا۔ قبول اسلام کے بعد ان کے اندر مزید اسلامی معلومات حاصل کرنے کا جذبہ پیدا ہوا۔ اور اس سلسلہ میں انھیں معلومات حاصل کرنے کی فکر دامن گیر ہوئی تو انھوں نے اسلامی لائبریریوں کے ذریعہ اپنی پیاس بجھائی، شمع نبوت کو فروزاں کرنے والے نومسلموں کو ہر طرح سے فائدہ پہونچانے میں مصروف ہیں ابھی حال ہی میں جنوبی افریقہ کے جمہوریہ ملاوی میں شباب اسلامی تنظیم مکہ مکرمہ نے تقریباً ۵۷۰۰۰ ہزار دینی وثقافتی کتابیں تقسیم کی ہیں واضح رہے کہ جمہوریہ ملاوی کے ۱۱ لاکھ افراد میں تقریباً ۲۰ بزر مسلمان وہاں آباد ہیں تنظیم کے معاون سکریٹری عبدالوہاب نورولی نے بتایا کہ تقسیم کردہ کتابیں، عقائد، عبادات، اخلاقیات اور معاملات پر مشتمل ہیں ذکر واذکار، دعا ومناجات سے متعلق کتابچے بھی تقسیم کئے گئے، اور حق کے جویا کو انگریزی ومقامی زبان میں تفاسیر قرآن بھی دی گئیں ہیں۔

قبول اسلام کے بڑھتے ہوئے اس رجحان کے پیش نظر دعوتی ورفاہی ادارہ حرمین نے بھی تقریباً ۵۰ ممالک میں اپنی سرگرمیاں تیز کر دی ہیں۔ اس ادارہ کے تحت افریقہ میں ۳۳۸ مساجد اور اسلامی مراکز قائم کئے گئے اور رفاہ عام کے لئے ۵۰۰ کنویں کھدوائے گئے۔ "العالم الاسلامی"

کی رپورٹ کے مطابق "الملکۃ القابضۃ" نامی کمپنی کے سکریٹری شیخ ولید بن عبدالعزیز نے اپنے ذاتی خرچ سے تقریباً ایک لاکھ تیس ہزار تراجم وتفاسیر قرآن کریم کے نسخے چھپوائے ہیں۔ یہ تفاسیر ابھی صرف چار زبانوں میں بوسنیا، البانیہ، ایران اور سندھ بوسنیائی زبان میں پچاس ہزار، البانی زبان میں ۴۰ ہزار، فارسی وسندھی زبانوں میں ۲۰، ۲۰ ہزار ہیں۔

ایتھوپیا میں اگرچہ عیسائی مشنریاں سرگرم ہیں لیکن وہاں کے افراد میں اسلامی بیداری کی لہر دکھائی دیتی ہے۔ مساجد اور مدارس جو مسلمانوں کی اسلامی شناخت کے ذرائع ہیں کثرت سے قائم کئے جارہے ہیں ابھی حال ہی میں صوبہ "اروسیا" کے "جما" والے علاقے میں تقریباً ۳۰ مسجدیں تعمیر کرائی گئی ہیں اور یہ مسجدیں "مساجد أہل السنت والجماعت" کے نام سے معروف ومشہور ہیں صرف شہر "جما" میں پانچ مسجدیں تعمیر کی جاچکی ہیں۔ اور بحمداللہ لوگوں نے پابندی کے ساتھ ان میں نماز پڑھنا بھی شروع کردیا، انشاء اللہ اعدائے اسلام کی اسلام کے خلاف سازشیں ناکام ثابت ہوں گی اور پھونکوں سے یہ چراغ کبھی نہ بجھے گا بلکہ یہ ایسا نورانی چراغ ہے جو پھونکنے سے مزید روشن ہوتا جائے گا۔

نوسلموں کو مزید علمی اور فکری غذا پہونچانے کے لئے یورپ میں بھی تحقیقاتی ادارے اور اسلامی مراکز قائم ہوگئے ہیں جن کی تعداد تقریباً ۳۷۱ ہے یہ مراکز دنیا کے ۱۰۹ ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں جو نومسلموں کو اسلام کی حقیقت سے واقف کرانے میں سرگرم ہیں۔ "العالم الاسلامی" کی رپورٹ کے مطابق صرف ریاستہائے متحدہ امریکہ میں ۲۴ اکیڈمیاں اور ایک سو مراکز دعوتِ اسلام کی نشر واشاعت کے لئے سرگرم ہیں۔ لندن میں ۳۰ سے زائد تنظیمیں اسلامی معلومات فراہم کرنے اور صحیح رہنمائی کرنے میں مصروف ہیں۔

رابطۂ عالم اسلامی کے نمائندہ سعید الخوتانی نے یورپ وامریکہ میں مختلف عہدوں پر فائز افراد کے قبول اسلام کی ایک رپورٹ تیار کی ہے اس میں لکھا ہے کہ اٹلی کے صوبہ مباردیہ کے "روزاریو سکوینی" نے جلد ہی قبول اسلام کا اعلان کیا ہے اور اب انھوں نے اپنا نام عبدالرحمٰن رکھ لیا ہے۔ ان کی عمر ۴۴ سال ہے الجزائر کے سفیر برائے جرمنی "مراد ھوفمان" نے ابھی چند سال پہلے اسلام قبول کیا ہے۔ اور اس سے متعلق چند کتابیں بھی لکھی ہیں جن میں "یومیات ألمانی مسلم" یعنی جرمنی مسلمان کے روزنامچے اور "اسلام کبدیل اسلام نعم البدل قابل ذکر ہیں، الجزائر ہی کے ایک شخص کا نام "ہیر الالی" ہے انھوں نے اولاً تمام ادیان ومذاہب کا مطالعہ کیا۔ پھر ۔۔۔ انھوں نے قرآن پڑھنا شروع کیا۔ اور جب قرآن کریم کی اس آیت "وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ" (اور جو شخص بھی اسلام کے علاوہ کسی بھی مذہب کو اختیار کرے گا۔ وہ خدا کے نزدیک ناقابل قبول ہوگا۔ اور آخرت میں بھی اسے خسارہ اٹھانا پڑے گا) پر پہونچے تو بے ساختہ اسلام قبول کرلیا۔ الحرجال نام ہے ایک ایسے شخص کا جس نے موسیقی میں پچاس سال گذارے اور اب وہ ستر سال کے ہوگئے ہیں جود وسخا جیسے ان کی فطرت میں داخل ہے اللہ تعالیٰ کے بندوں بالخصوص محتاجوں، غریبوں کا خیال رکھتے ہیں، ان کا خود بیان ہے کہ انسان مسلمان کی حالت میں پیدا ہوتا ہے وہ مسلمان ہوکر پیدا ہوئے تھے اگرچہ ان کے خاندان کے افراد کیتھولک عیسائی مذہب کے ماننے والے تھے۔ ان اسلام قبول کرنے والوں میں اسلامی معلومات حاصل کرنے کی فکر دامنگیر ہے، مختلف مکتبات سے اسلامی

(باقی صفحہ ۲۴ پر)

بفضلہ
بہترین مٹھائیوں اور بیکری مصنوعات سے
وابستہ نام ۔۔۔ سلیمان عثمان
چند خاص مصنوعات: افلاطون، ڈرائی فروٹ برفی، ڈرائی ڈیٹ برفی، انجیر پاک، اخروٹ پاک، انڈا پاک، بادام کا زعفرانی حلوہ، بادامی حلوہ، سوجن حلوہ، بادامی سوجن حلوہ، کاجو فنگلی، کاجو رول، بلیک کیک... اس کے علاوہ کاجو بسکٹ اور دیگر ہر قسم کے بسکٹ خستہ نان خطائیاں۔
شیریں رواج، شیریں مزاج
سلیمان عثمان مٹھائی والے
Fax: 009122-8341635 Telex: 011-79341 BARI IN

محمد طارق ندوی

سوال وجواب

س:۔ بینک کی رقم جو سود کی شکل میں ملی ہے اگر اسے کسی کو امداد کے طور پر دینا چاہے تو کیا اس سے یہ کہنا ضروری ہے کہ یہ بینک کا سود ہے اور اگر نہ بتائے تو کیا گناہ ہوگا، نیز بینک سے ملنے والا سود آدمی سیل ٹیکس، انکم ٹیکس یا ڈس ٹیکس یا بطور رشوت دے سکتا ہے یا نہیں؟

ج:۔ سود کی رقم غرباء اور مساکین کو بلا نیت ثواب دے سکتے ہیں، یہ بتانا ضروری نہیں کہ یہ سود کی رقم ہے، سود کی رقم سے جابرانہ ٹیکس ادا کرنے کی گنجائش ہے، البتہ رشوت کے لئے سود کی رقم کا استعمال کرنا درست نہیں ہے۔

س:۔ مسجد کی جائداد ہے مسجد کے اخراجات اسی سے مکمل ہوتے ہیں اس کے باوجود جو رقم بچتی رہتی ہے اس رقم سے غرباء کے لئے کیا دواخانہ چلایا جاسکتا ہے؟ نیز کیا لائبریری اور دینی اداروں کے قیام وطعام کا نظم درست ہوگا؟

ج:۔ مسجد کی جائداد جو مسجد کی ملک ہے اسے کسی دوسرے مصرف میں استعمال کرنا درست نہیں ہے۔ اس لئے نہ ہی اس رقم سے غرباء کیلئے دواخانہ چلایا جاسکتا ہے اور نہ ہی اس کا لائبریری کے قیام اور دینی ادارے کے مصرف میں استعمال کرنا درست ہوگا۔

س:۔ ساڑی باندھنا مسلمانوں کے لئے کیسا ہے؟ یہ لباس کن لوگوں کا شعار ہے؟ اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

ج:۔ صورت مسئولہ میں لباس کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل باتوں کا لحاظ رکھنا شرعاً مطلوب ہے (۱) ساتر ہو (۲) اتنا چست نہ ہو کہ اعضاء کی بناوٹ ظاہر ہو (۳) کسی قوم کی مشابہت نہ ہو، اب اگر ساڑی ڈھیلی ڈھالی ہے اور ساتر ہے تو پہننا جائز ہوگا ورنہ نہیں۔

س:۔ کیا جو سند یافتہ عالم مولوی نہ ہو تو کیا وہ کتابیں لکھ سکتا ہے؟ اس کی لکھی ہوئی کتابیں خریدنا یا پڑھنا درست ہے؟

ج:۔ عالم یا مولوی ہونے کے لئے سند یا مولوی ہونا ضروری نہیں، اگر کسی شخص نے قرآن وحدیث کا مطالعہ کیا ہے اور وہ صحیح معلومات رکھتا ہے اور اس کی روشنی میں مفید کتابیں لکھتا ہے تو ان کتابوں کو خریدنا اور پڑھنا اور ان سے فائدہ اٹھانا درست ہوگا۔

س:۔ بعض مرتبہ بھینسوں کو جب دوہنے بیٹھتے ہیں تو تھنوں میں دودھ نہیں لاتیں تب انجکشن لگا کر دودھ دوہا جاتا ہے تو کیا یہ صحیح ہے؟ کیونکہ اگر دوہا نہ جائے اور یوں ہی چھوڑ دیا جائے تو بھینس کے تھن خراب اور بھینس کے بیمار ہونے کا خطرہ ہے جس کی وجہ سے مالک کا نقصان ہوگا؟

ج:۔ صورت مسئولہ میں دودھ اتارنے کے لئے انجکشن لگانا (اور خاص کر اگر ایسا نہ کیا جائے تو یہ بھینس کے لئے ضرر رساں ہوگا) درست ہوگا۔ شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں، لیکن یہ حکم اس وقت ہے جب انجکشن لگانے کی ضرورت ہو۔

س:۔ مسجد کی ایک بڑی رقم بینک میں ہے جس کا انٹریسٹ بھی ملتا ہے، کیا مسجد کے کسی کام میں یہ روپیہ لگا سکتے ہیں؟ اگر نہیں تو اس کا کیا مصرف ہوگا؟ زید کہتا ہے کہ اس روپیہ سے بیت الخلاء اور استنجا خانہ بنانے میں کوئی مضائقہ نہیں کیا زید کی بات صحیح ہے؟

ج:۔ مسجد کو جو رقم بطور انٹریسٹ ملتی ہے مسجد کے کسی مصرف میں اس کا استعمال درست نہیں ہے، یہ سود ہے جو شرعاً حرام ہے، ساتھ ہی اس رقم سے بیت الخلاء و استنجا خانہ کی تعمیر بھی درست نہیں کیونکہ اس سے بیک وقت عوام وخواص دونوں فائدہ اٹھاتے ہیں، البتہ اس رقم کو کسی محتاج کو بلا نیت ثواب دیا جاسکتا ہے۔

س:۔ زید کے پاس اخبارات ورسائل میں قرآن مجید واحادیث پاک کے حوالے کے تراشہ جات اور دینی کتب کے بوسیدہ اوراق جن پر قرآن مجید کی آیات یا احادیث پاک لکھی ہوئی ہیں مذکورہ تراشہ جات اور بوسیدہ کتب دینی کے اوراق کے Disposal ٹھکانے لگانے کے شرعی طریقہ کار سے مطلع فرمائیں؟

ج:۔ صورت مسئولہ میں تراشوں اور بوسیدہ کتب دینی کے اوراق کو غیر آباد مقام پر زمین کھود کر دفن کردینا چاہئے۔ ضرورت پڑنے پر کسی وزنی چیز میں باندھ کر دریا وغیرہ میں ڈال سکتے ہیں تاکہ پانی کے نیچے بیٹھ جائے۔

وہ جو لُٹ گئیں مری عظمتیں۔

• حفیظ بلند شہری

وہ جو لٹ گئیں مری عظمتیں، مری غفلتوں کا خراج ہے
جو میں جاگ اٹھوں تو مرے لئے وہی تخت ہے، وہی تاج ہے
کہیں آشیانوں میں آگ ہے، کہیں قتل و خون کا راج ہے
ارے باغباں مجھے یہ بتا؟ یہاں راج ہے کہ سراج ہے
جہاں ظالموں کو خطر نہیں، جہاں قاتلوں کو بھی ڈر نہیں
یہاں اس طرح کے اصول ہیں یہ مرے وطن کا سماج ہے
مری بیتی عمر کے تجربے مجھے انکشاف یہ دے گئے
یہ جو بات آج ہے کل نہ تھی وہ نہ کل رہے گی جو آج ہے
اُسی احتیاط سے کام لے جو طبیب روح بتا گئے
وہ تری حیات کا راز ہے، وہ ترے مرض کا علاج ہے
مری شاعری کی صداقتیں مرے فکر و فن کی لطافتیں
یہ مری طبیعتِ خاص ہے، یہ حفیظؔ میرا مزاج ہے

بقیہ: اسلام انسانیت کے پناہ گاہ

کتابیں بھی حاصل کر رہے ہیں، وہ صرف انٹرنیٹ اور دیگر ذرائع ابلاغ پر بھروسہ نہیں کر رہے ہیں بلکہ ممالک اسلامیہ کا سفر کر کے وہاں کے معاشرہ کا جائزہ لے رہے ہیں اور ان کے طرز زندگی کو دیکھ کر سبق حاصل کر رہے ہیں ابھی حال ہی میں ایک امریکی عیسائی محققہ نے صرف اس ارادہ سے سوڈان کا سفر کیا کہ اسے وہاں طلاق اور مسلم پرسنل لاء پر اچھی خاصی معلومات حاصل ہو جائیں گی۔ اس نے ایک بیان میں ممالک اسلامیہ کے سلسلہ میں اپنا یہ تأثر دیا ہے کہ اسلامی ممالک اور مغربی ممالک کا ہم موازنہ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ مغرب سیکولرازم اور نامذہبیت کا نفاذ چاہتا ہے۔ اس نے مزید یہ کہا کہ اسلام نے طلاق و خلع کا جو فلسفہ پیش کیا ہے وہ بہت اچھا اور بہتر ہے، اس طرح کا قانون کسی بھی مذہب میں نہیں، اس خاتون کا نام "باولا جوین" ہے، سوڈان جانے سے قبل اس نے سوریا کا بھی اسی مقصد کے پیش نظر سفر کیا تھا۔ اور وہاں سال بھر قیام کر کے اسلامی معلومات حاصل کرتی رہی حتی کہ عربی زبان کو بھی اس نے وہیں سیکھا۔ اور اب وہ اپنی زندگی اسلامی طرز پر گذار رہی ہیں نیز اسی کے ساتھ دعوت و تبلیغ کا فریضہ بھی انجام دے رہی ہیں۔

مغربی میڈیا اور اس کے اثرات

تالیف: نذر الحفیظ ندوی

• نیا عالمی نظام
• مغربی میڈیا کا تاریخی پس منظر
• میڈیا کے کردار کے بارے میں یہودی عزائم
• دنیا کے پردۂ سیمیں پر مسلمانوں کی تصویر
• عالم عربی پر مغربی میڈیا کی یورش
• ہندوستانی میڈیا مغرب کے نقش قدم پر
• ٹی وی کے منفی اثرات
• ذرائع ابلاغ کا علمی و فنی تجزیہ
• اسلامی میڈیا نظریہ اور عمل
• شب گریزاں ہوگی آخر جلوۂ خورشید سے

ان موضوعات پر سیر حاصل گفتگو ایک قابل مطالعہ کتاب۔ اُردو زبان میں پہلی کتاب دہلی، دیوبند، حیدرآباد، کشمیر، لکھنؤ کے BOOK DEPOT پر دستیاب۔
مجلد۔ خوبصورت سرورق۔ روشن طباعت
قیمت =/Rs.90

قرآن کریم
انسانی زندگی کے مسائل کا حل
نو مسلم امریکی ریاضی داں اسکالر کے تأثرات

• محمد انظر ندوی حیدرآباد

ترجمہ:

امریکہ کی ٹیکساس یونیورسٹی کے ریاضی کے عیسائی پروفیسر ڈاکٹر جیفری لینڈ نے اسلام قبول کر لیا ہے ان کا اسلام لانا دراصل راہ شک سے راہ یقین پر چل پڑنا ہے کیونکہ نصرانیت اور اس کے نظریات (جس میں حقیقت الوہیت کا وجود نہیں ہے) ایسے سوالات جنم لیتے ہیں جن کے نتیجہ میں شک و الحاد پیدا ہوتے ہیں، عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بیٹا بھی ہے اور باپ بھی، اس کو دھتکارا بھی جا سکتا ہے اور اس کی توہین بھی کی جا سکتی ہے۔ وہ اتنا عاجز محض ہے کہ اپنا دفاع بھی خود نہیں کر سکتا۔ اس کی ذات سے عجیب و غریب تصرفات سرزد ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ مجرموں قاتلوں، زانیوں، اور سود خوروں کی مدافعت میں اپنے اکلوتے بیٹے تک کی قربانی دے دیتا ہے۔ ڈاکٹر جیفری لینڈ امریکی ریاضی داں اسکالر ہیں۔ ان کے قبول اسلام کی روئیداد انٹرنیٹ کے اس ویب سائٹ پر موجود ہے:

HTTPW ISLAMIC WEB.COM/BEGIN NEW/MUSLIMS/CONVERT LANG.HTM

ڈاکٹر جیفری لینڈ امریکہ میں ٹیکساس یونیورسٹی میں ریاضی کے پروفیسر ہیں۔ اس یونیورسٹی کا شمار امریکہ کی بڑی یونیورسٹیوں میں ہوتا ہے ڈاکٹر جیفری نے دین حق کی تلاش اپنی زندگی کے ابتدائی دور میں ہی شروع کر دی تھی۔ وہ ۳۰ جنوری ۱۹۵۳ء کو امریکی صوبہ کونیکٹیکٹ میں ایک کیتھولک گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ان کی زندگی کے ابتدائی اٹھارہ سال کیتھولک گرجا میں گزرے، اس دوران ان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی ذات، عیسائی مذہب کی حقیقت اور گرجا کے رسوم اور سرگرمیوں وغیرہ جیسے بے شمار مسائل اور حقائق سے متعلق سوالات ابھرتے رہے، لیکن ان کے جوابات ان کو گرجا میں نہیں مل رہے تھے۔

جیفری لینڈ اپنے مسلمان ہونے کی روئیداد بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ سولہ سترہ سال کی عمر میں دوسرے بچوں کی طرح میں بھی ان سیاسی سماجی اور مذہبی اقدار کے متعلق سوالات کرنا شروع کر دیا تھا، جنہیں ہم اپنی زندگی میں عملاً برت رہے تھے، سماج نے کیتھولک گرجا سمیت جن اداروں کو تقدس کا درجہ دے دیا تھا، میں اس عمر میں ان سب کا مخالف ہو گیا تھا، گرجا، گرجا کے رسم و رواج اور غیر معمولی تقدس، یہ وہ امور تھے جو جیفری کو بالکل نہ بھا رہے تھے، اور ان کے دل میں مسلسل کھٹک پیدا ہو رہی تھی۔ اسی وجہ سے وہ اٹھارہ سال کی عمر میں مکمل طور پر ملحد ہو گئے تھے، وہ کہتے ہیں کہ میں اپنے دل ہی دل میں کہا کرتا تھا کہ اگر کوئی خدا ہے اور وہ رحیم اور بزرگ ہے تو دنیا میں اتنی نفرت اور تشدد کیوں؟ اللہ تعالیٰ ہم کو سیدھے جنت کیوں نہیں بھیج دیتا؟ مشکلات پیدا کرنے اور اذیت پہنچانے والوں کو پیدا ہی کیوں کیا جاتا ہے؟

واقعہ یہ ہے کہ جیفری اپنے دور الحاد میں اس بات سے ناواقف تھے کہ رحمت خداوندی کا مستحق وہی شخص ہوتا ہے جو اسباب رحمت کی تلاش میں رہتا ہے۔ اور عذاب الٰہی کے شکار وہی لوگ ہوتے ہیں جنہوں نے بچنے کے اسباب خود نہ ڈھونڈھے ہوں اور اللہ ہر ایک کو اس کے عمل کا بدلہ ضرور دے گا۔ جیفری کو شاید اس بات کا علم نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنی مشیت سے گناہ گاروں کو دنیا ہی میں سزا دے گا۔ زندگی کی مشکلات انسان کی کرتوت کا نتیجہ ہیں۔ انسان کے حق میں دو طرح کی زندگیاں مقدر ہیں ایک دنیا کی زندگی اور دوسری آخرت کی۔ اور دنیا کی مشکلات بندوں کے گناہوں کے لئے آخرت میں کفارہ بنیں گی۔

جواں عمر جیفری لینڈ جب سان فرانسسکو یونیورسٹی میں منصب تدریس پر فائز ہو گئے تو یونیورسٹی میں بعض مسلم طلبہ سے ان کی ملاقات ہوئی وہ ان کے ساتھ رہنے اور تبادلہ خیال کرنے لگے۔ زندگی کے اسی موڑ پر ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے توفیق و ہدایت اور ایمان باللہ کا فیصلہ ہو چکا تھا۔ وہ یونیورسٹی میں اپنے قیام اور رہن سہن کے بارے میں کہتے ہیں کہ ہم ان طلباء کے ساتھ دینی امور کے بارے میں گفتگو کیا کرتے تھے۔ وہ میرے سوالات کا لطیف اور مدبرانہ اسلوب میں جواب دیتے تھے۔ ان کے جوابات سن کر مجھے حیرانی ہوتی تھی۔

یونیورسٹی میں جیفر گینڈ کی ملاقات ایک ممتاز سعودی طالب علم محمد قندیل سے ہوئی، جیفری لینڈ نے طبی تحقیقات کے بارے میں محمد قندیل سے سوال کیا اس نے پورے وثوق اور اعتماد کے ساتھ نفیس انگریزی زبان میں اطمینان بخش جواب دیا۔ یونیورسٹی کے طلبہ اس کی لیاقت اور صلاحیت کو دیکھ کر اس کو قندیل عدہ (روشن چراغ) کہہ کر پکارنے لگے وہ عام و خاص ہر ایک کے نزدیک یکساں مقبول تھے۔

استاد و شاگرد ایک دوسرے کے رفیق و ساتھی

بن گئے۔ محمد قندیل نے اپنے لائق استاد کو مطالعہ کے لئے اسلامی کتابیں دیں۔ انھوں نے ان کتابوں کا مطالعہ کیا اور ایک دن اچانک یونیورسٹی کے مسلم طلبہ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے اور بلا کسی خوف و تردد کلمۂ شہادت پڑھ لیا۔ سورۂ فاتحہ ہدایت و توفیق کے لئے ان کا سیسنہ کھولنے میں مددگار ثابت ہوئی۔

ڈاکٹر جیفری لینڈ قرآن کی سحر آفرینی کے متعلق کہتے ہیں کہ فن کاروں کے دائرۂ اختیار میں یہ بات ضرور ہے کہ وہ اپنی تحقیقوں پر انسانی آنکھیں بنانے میں اپنے کمال فن کا مظاہرہ کر سکتے ہیں اور اپنے فن کا جادو جگا سکتے ہیں۔ لیکن کیا وہ غیر معمولی انقلاب آفریں کتاب لکھنے والے مصنف (AUTHOR) کے مماثل ہو سکتے ہیں؟ وہ کہتے ہیں کہ یہ اور ان جیسے دسیوں سوالات ہر رات میرے ذہن میں پیدا ہوتے رہتے تھے۔ تاہم ان کے جوابات مجھے دوسرے دن قرآن مجید میں مل جایا کرتے تھے۔ بلاشبہ قرآن دستور حیات ہے۔ انسانی زندگی کے سارے مسائل اور ان کا حل اس میں درج ہے۔

ڈاکٹر جیفری لینڈ پابند صوم و صلوٰۃ ہیں۔ نماز میں ان کو غیر معمولی روحانی سکون محسوس ہوتا ہے بالخصوص وہ نماز فجر کو اسلام کا حسین اور مؤثر ترین عمل قرار دیتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ بندہ نماز پڑھتے وقت اس دنیائے رشتہ توڑ کر ان فرشتوں کے ساتھ اپنا رابطہ جوڑ لیتا ہے جو وقت فجر اپنے رب کی حمد و ثناء اور تسبیح و تقدیس میں لگے رہتے ہیں۔

جب جیفری لینڈ سے پوچھا جاتا ہے کہ قرآن مجید تو عربی زبان میں ہے اور عربی زبان سے وہ نابلد ہیں تو پھر ان کو تلاوت قرآن میں حلاوت اور لذت کیونکر محسوس ہوتی ہے؟ تو ان کا سادہ سا جواب ہوتا ہے کہ میرا حال ایک شیر خوار بچے کی طرح ہے جو اپنی ماں کی آواز سن کر راحت و سکون محسوس کرتا ہے اور اس کی طرف بلا اختیار لپکتا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ مصیبت کی بیشتر گھڑیوں میں قرآن کریم کی تلاوت سے ان کو قلبی سکون اور راحت محسوس ہوتی ہے اور اسلام قبول کرنے کے بعد سے ان کی روحانیت میں روز بروز اضافہ ہوتا ہی جا رہا ہے۔ وہ پیشہ کے اعتبار سے ریاضی کے پروفیسر ہیں۔ ریاضی سے ان کو بے انتہا لگاؤ ہے اس لگاؤ کی وجہ بیان کرتے ہوئے وہ کہتے ہیں کہ ریاضی دراصل منطقی مسئلہ ہے LOGICALISSUE کا نام ہے جو پیچیدہ جوابات تک رسائی کے لئے اعداد و حقائق کے استعمال پر مبنی ہوتے ہیں اور میرا ذہن اس نہج پر کام کرتا ہے۔ اگر ریاضی کے پرابلمس PROBLEMS دقیق نہ ہوں تو میری دلچسپی میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ ڈاکٹر جیفری کا ماننا ہے کہ دین اسلام انسان کی عقل اور منطق ہر دو کے معیار پر پورا اترتا ہے۔ یونیورسٹی میں مسلمانوں کے مشیر کی حیثیت سے ڈاکٹر جیفری لینڈ کہتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو طلبہ اور یونیورسٹی کے درمیان چینل سمجھتے ہیں۔ اسی وجہ سے وہ یونیورسٹی کے کیمپس میں اسلامی اجتماعات اور کانفرنس کے انعقاد کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ العالم الاسلامی (۱۴۱۳ھ)۔

دعائے مغفرت

● مولانا شاہ ابوالسعود احمد باقوی (بنگلور) کے فرزند اور مفتی اشرف علی باقوی کے چھوٹے بھائی مولانا قاری امداد اللہ انجم سعودی رشادی بروز اتوار ۲۴ فروری ۲۰۰۲ء کو انتقال کر گئے، قاری امداد اللہ صاحب بین الاقوامی شہرت یافتہ قاریوں میں سے تھے اور قرأت کے عالمی مقابلے میں آپ نے اول درجہ پر کامیابی پائی تھی۔ دارالعلوم سبیل الرشاد میں مرحوم مدرس تھے۔

● دارالعلوم ندوۃ العلماء کے طالب علم محمد ارشاد علیا اولیٰ شریعہ کے والد محترم کا مورخہ ۲۰ فروری ۲۰۰۲ء کو طویل علالت کے بعد لکھنؤ میں انتقال ہو گیا۔

مرحوم رائے بریلی کے ایک مردم خیز گاؤں بندا گنج کے رہنے والے تھے وہ دیندار خلیق و ملنسار اور علمائے کرام کا ادب و احترام کرنے والے ایک اچھے انسان تھے۔!

● مولوی محمد غفران ندوی (ہردوئی) کے والد عبدالمجید صاحب کا حال ہی میں اپنے وطن بلگرام میں ۷۶ سال کی عمر میں انتقال ہو گیا۔

اِنا للہ و انا الیہ راجعون ؕ

اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے قارئین کرام سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

بمبئی کے قارئینِ "تعمیرِ حیات" سے

بمبئی کے قارئینِ "تعمیرِ حیات" حضرات سے گذارش ہے کہ "تعمیرِ حیات" کے سلسلہ میں رقم جمع کرنے یا خریدار بننے کے سلسلہ میں ذیل کے پتہ پر رابطہ قائم کریں، وہاں اُن کو رقم جمع کرنے کی رسید مل جائیگی۔

ALAUDDIN TEA
Tea Merchants
44, Haji Building,
S.V. Patel Road, Null Bazar, Mumbai 400 003.
Tele: Add CUPKETTLE Tel.: 346 0220 / 346 8708
Tel.(R): 309 5852

۱۲ نمبر اور ۱۲×۷ کی
اسپیشل چائے استعمال کیجئے۔

مختصر عالمی خبریں

معید اشرف ندوی

● مدینہ منورہ میں واقع مجمع الملک فہد خدمت قرآن کے لئے دنیا کا سب سے بڑا اور معیاری کمپلکس ہے جہاں سے لاکھوں کی تعداد میں قرآن مجید کے نسخے مختلف زبانوں میں شائع کئے جا رہے ہیں اب ادارہ کی جانب سے انٹرنیٹ کو بھی قرآنی تعلیمات عام کرنے کا ذریعہ بنایا گیا ہے۔ دنیا کی سات زبانوں عربی، اردو، انگریزی، فرانسیسی اسپینی، انڈونیشیائی اور افریقی زبانوں میں علوم قرآن نشر کئے جا رہے ہیں۔ اس ویب سائٹ پر تلاوت تفسیر، اصول تفسیر، احادیث، فتاویٰ اور بہت سے اسلامی علوم نشر کئے جا رہے ہیں تاکہ نوجوان نسل کمپیوٹر کے ذریعہ فائدہ اٹھا سکیں

www.qurancomplex/org.ard

● انڈونیشیا کے ایک اہم صوبہ اچیچے میں شرعی نظام کے نفاذ کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس اعلان کے ساتھ ہی عدالتوں میں سیکولر اور وضعی قوانین کے بجائے شرعی قوانین نافذ کئے جا رہے ہیں اس عدالتی تبدیلی پر عوام میں زبردست خوشی اور اطمینان کا اظہار کیا جا رہا ہے واضح رہے کہ انڈونیشیا دنیا میں مسلم آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا ملک ہے اور عوام دین پسند ہیں ایک عرصہ سے وہاں کے لوگ اس تبدیلی کے خواہشمند تھے

● سعودی عرب کے مفتی اعظم شیخ عبدالعزیز بن باز نے اساتذہ اور ماہرین تعلیم سے کہا ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری پوری کریں اور سعودی نوجوانوں کو شدت پسندی سے دور رکھیں کیونکہ اسلام امن و اعتدال کا دین ہے مفتی اعظم کنگ سعود یونیورسٹی کے طلبہ اور اساتذہ سے گفتگو کر رہے تھے۔ اس موقع پر سعودی وزیر تعلیم نے کہا ہے کہ بیرونی طاقتیں ہمارے اسکولوں کا نصاب اور موضوعات تجویز نہیں کر سکتیں کیونکہ یہ سلطنت کی خود مختاری کے خلاف ہے انھوں نے کہا کہ ہمارے نظام تعلیم کا مقصد نوجوانوں کو قومی خدمت کے لئے تیار کرنا ہے جس میں اسلامی اقدار کا احترام اور تشدد و ناانصافی کے خلاف مزاحمت کا درس دیا جاتا ہے۔

● انسانی حقوق کی بین الاقوامی تنظیم ہیومن رائٹس واچ نے اپنی تازہ ترین رپورٹ میں کہا ہے کہ "امریکہ کی موقع پرست پالیسی دنیا بھر میں شہری حقوق پامال کر رہی ہے" اور دہشت گردی کے خلاف جنگ نے انسانی حقوق کی نفی کرنے کا ایک اور بہانہ فراہم کر دیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق اس وقت دنیا کے کئی ملک جن میں روس بھی شامل ہے دہشت گردی کے خلاف جنگ کا بہانہ کر کے اپنے سیاسی مخالفین کو ختم کر رہے ہیں اور امریکہ میں فوجی عدالتوں کے قیام کا مقصد انسانی حقوق کی خلاف ورزی کو چھپانا ہے اس کے علاوہ ایمنسٹی انٹرنیشنل اور دیگر بین الاقوامی تنظیمیں اور ممالک بھی اس بات کی مسلسل نشاندہی کر رہے ہیں کہ امریکہ کی قیادت میں دہشت گردی کے خلاف جنگ میں انسانی اور شہری حقوق بری طرح پامال ہو رہے ہیں،

اگر یہ صورتحال برقرار رہی تو امریکہ کے لئے دنیا کی واحد سپر طاقت کی حیثیت سے امن کو لاحق ان خطرات کو روکنا ممکن نہیں رہے گا اس لئے اقوام متحدہ اور مغربی ملکوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ امریکہ کو اس پالیسی سے روکیں، امریکہ کو خود بھی احساس کرنا چاہیئے کہ ناانصافی پر مبنی اقدامات سے دہشت گردی کے خاتمے کے بجائے اس کے فروغ کے امکانات بڑھتے جائیں گے۔

جلد ہی منظر عام پر آ رہی ہے۔ انشاء اللہ

تذکرۃ الصدیق

مولانا قاری سید صدیق احمد صاحب باندوی رحمۃ اللہ علیہ کی مفصل سوانح حیات

تالیف: ـــــ محمد عبید اللہ الاسدی

صفحات: ـــــ ۱۳۰۰ ـــــ دو جلد

خواہشمند حضرات رابطہ کریں۔ مقامی مکتبات سے اور پتہ ذیل پر

مفتی محمد نور عالم۔ جامعہ عربیہ ہتھورا۔ ضلع۔ باندہ۔ (یوپی)

مطالعہ کی میز پر

تبصرے کے لئے کتابوں کے دو نسخوں کا آنا ضروری ہے

● محمد شاہد ندوی بارہ بنکوی

● نام کتاب: مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ
حیات و کارنامے۔
ترتیب: مفتی احتشام الحق قاسمی، مفتی انعام الحق قاسمی
صفحات: ۳۱۲ سائز ۱۸×۲۲/۸ خوبصورت ٹائٹل
قیمت: ایک سو پچیس روپئے =/125 Rs:
ملنے کا پتہ:۔ حضرت عبداللہ بن مسعود اکیڈمی۔
۲۸۲-۲-۱۲ مرادنگر حیدرآباد (اے۔پی)

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد ان کی ذات والاصفات پر اب تک ملک و بیرون ملک سے بے شمار خصوصی شمارے نکل چکے ہیں اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے اسی سلسلہ کی ایک کڑی مجلہ "النصیر" کی خصوصی پیش کش "مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ" حیات اور کارنامے بھی ہے جن میں کئی ایسے اہل قلم کے مضامین ہیں جو کہیں شائع نہیں ہوئے ہیں۔ اور بعض ایسے بھی مضامین ہیں جو اہمیت کے پیش نظر بعض رسالوں سے اخذ کئے گئے ہیں۔

لائق مبارکباد ہیں مفتی احتشام الحق قاسمی اور مفتی انعام الحق قاسمی، جن کی کوششوں اور جد و جہد سے یہ شمارہ اس عمدہ شکل میں منظر عام پر آیا۔

● نام کتاب: بیاد مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ
نذرانۂ عقیدت
مرتب: فضل ربی ندوی
صفحات: ۲۶۸، سائز ۲۲×۳۶/۸
خوبصورت ٹائٹل، قیمت =/80 روپئے
ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ ندویہ، قاسم سینٹر اردو بازار کراچی،

یہ کتاب بھی اسی قبیل سے ہے جس میں حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات والاصفات کو نذرانہ عقیدت پیش کیا گیا ہے۔

یہ کتاب دراصل "تعمیر حیات" اور "بانگ درا" کے مفکر اسلام نمبرات کے اکثر مضامین پر مشتمل ہے جناب فضل ربی صاحب ندوی (کراچی) کا یہ کارنامہ لائق تحسین ہے کہ پاکستان میں حضرت مولاناؒ سے تعلق رکھنے والوں کے لئے ان کے بارے میں تفصیلی معلومات بہم پہونچانے کی ایک اچھی کوشش کی ہے بعض وہ مضامین جو کسی وجہ سے "تعمیر حیات" "بانگ درا" میں شائع نہیں ہو سکے وہ بھی شامل اشاعت ہیں۔

زیادہ تر مضامین ہندوستانی علماء کے ہیں۔ اگر پاکستانی علماء و دانشوروں کے نئے مضامین کچھ اور ہوتے تو زیادہ بہتر ہوتا۔ البتہ مولانا محمد تقی عثمانی، مولانا سمیع الحق قاسمی (اکوڑا خٹک) پروفیسر سید رضوان علی ندوی (کراچی) پروفیسر سید خورشید احمد (کراچی) پروفیسر عطیہ خلیل عرب (کراچی) کے مضامین اس کمی کو کسی حد تک پورا کرتے ہیں۔ اور پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔

کتاب میں بہت سی نظمیں بھی ہیں جو حضرت مولانا کی سیرت کا عکس پیش کر رہے ہیں۔ اور آخر میں حضرتؒ کے وہ چار خطوط بھی دیئے گئے ہیں جو انھوں نے فضل ربی صاحب کے نام اظہار تعلق اور کتابوں کی اشاعت کے بارے میں لکھے تھے پاکستان کے قارئین کے لئے یہ ایک بیش قیمت تحفہ ہے۔ امید ہے کہ وہاں کے صاحبانِ علم و قلم قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے۔

● نام کتاب: فرہنگ وراشدہ
نام مرتب: حافظ مشتاق خاں ندوی
صفحات: ۶۴، سائز ۱۸×۲۲/۸، قیمت =/25 روپئے۔
ملنے کا پتہ: مکتبہ ندویہ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

مبتدی طلباء کی آسانی کی خاطر علماء نے مختلف قسم کی تسہیل کے انداز میں آسان کتابیں لکھی ہیں تاکہ طلباء مشکل کتابوں کو اچھی طرح سمجھ لیں

زیر نظر کتاب تسہیلات کے باب میں ایک خوبصورت اضافہ ہے، کیونکہ اس کے اندر مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی کی تالیف کردہ کتاب "القراۃ الراشدہ" جلد سوم کے مشکل الفاظ کے معانی درج ہیں، جن سے ابتدائی درجات کے وہ طلباء جو لغت دیکھنے پر قادر نہیں ہیں اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اس فرہنگ کے مرتب حافظ مشتاق خاں صاحب ندوی ہیں جنھوں نے اس سے قبل حضرت مفکر اسلام کی کتاب قصص النبیین کے تمام حصوں کی فرہنگ تیار کی ہے۔ اور وہ طلباء کے درمیان خاصی پذیرائی حاصل کر چکی ہے۔

اس کتاب پر مقدمہ حضرت مولانا سید واضح رشید ندوی نے تحریر فرمایا ہے اور مشتاق

صاحب کے اس کام کو سراہتے ہوئے لکھا ہے "لغت پر کام بہت مشکل ہے ائمہ لغت کے درمیان اختلاف رہا ہے مشتاق صاحب نے کوشش کی ہے کہ کتاب میں جو لفظ جس مفہوم کو ادا کر رہا ہے اس کو بیان کیا جائے۔ ظاہر ہے بعض الفاظ کے کئی استعمال بیس سے زائد ہیں اس کا احاطہ مقصود نہیں، صرف سبق کی تفہیم مقصود ہے امید ہے کہ آئندہ ایڈیشن میں تجربہ کی بنیاد پر مزید بہتر ہو گی۔

کتاب کے اخیر میں عربی نظموں کا ترجمہ بھی دیا گیا ہے امید ہے کہ طلباء اس فرہنگ سے خاطر خواہ فائدہ اٹھائیں گے۔

● نام کتاب: داڑھی کی شرعی حیثیت،
از مولانا حفیظ الرحمٰن اعظمی ندوی،
صفحات: ۸۰ قیمت: =/15 روپئے
ملنے کا پتہ: اسلامک بک ہاؤس ابراہیم پور ضلع اعظم گڈھ۔

اس کتاب میں داڑھی کی شرعی حیثیت و اہمیت اور فوائد و فضیلت کا تذکرہ، احادیث نبویہ کی روشنی میں کیا گیا ہے۔ داڑھی کے موضوع پر یہ ایک مفید اور قابل عمل کتاب ہے۔

● نام کتاب: معطر معطر، از: فاضل عثمانی
صفحات: ۹۶۔ قیمت =/60 روپئے
ملنے کا پتہ:۔ ۲۹۱۔اے بلاک گلی ۶ شیر شاہ کالونی (کراچی)

یہ فاضل عثمانی صاحب کی نعتوں کا مجموعہ ہے انھوں نے نعت رسولؐ کے ساتھ ساتھ دعوت دین اور عمل صالح کی تلقین کرنے کی بھی کوشش کی ہے۔ کاش کہ کتابت و طباعت کا معیار ذرا بلند ہوتا۔ نعت کا ایک شعر ملاحظہ فرمائیں۔

طٰہٰ الٰہی یٰسین بھی تو ہے تو ہی مبشر تو ہی مدثر
اتری قرآن میں تیرے کوثر صلی اللہ علیہ وسلم

● نام کتاب: نقوش و تاثرات
مولانا رضوان احمد ندوی، صفحات ۷۰، قیمت =/25 روپئے
ملنے کا پتہ:۔ شکیل بکڈپو سبزی باغ۔ پٹنہ ۴

ملک و بیرون ملک کے چند نامور علماء و فقہاء مجتہدین و مشائخ کی حیات و خدمات، اوصاف و کمالات کا تذکرہ مولانا رضوان احمد ندوی نے کیا ہے۔ امید ہے کہ ملک کے دینی و علمی حلقوں میں اس مجموعہ کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جائیگا۔ کتاب کا نام اگر "اہل علم کے حالات" یا "تذکرہ علمائے دین" ہوتا تو بہتر ہوتا۔

● نام کتاب: مختصر بہشتی معتبر، مصنف: قوس حمزہ پوریؒ
صفحات: ۷۲، قیمت: =/25 روپئے
ملنے کا پتہ:۔ دارالادب حمزہ پور پوسٹ شیر گھاٹی ضلع گیا (بہار) ۸۲۴۲۱۱۔

پیش نظر کتاب میں مخلص سید غلام رسول قوس حمزہ پوریؒ کی فارسی غزلیات کا انتخاب پیش کیا گیا ہے جو فارسی داں حضرات کے لئے ایک خاص کی چیز ہے۔

● نام کتاب: زلزلہ۔ از مولانا محمد مصطفیٰ عبدالقدوس ندوی۔ صفحات ۴۸، قیمت =/20 روپئے
ملنے کا پتہ:۔ المعہد العالی الاسلامی۔ حیدرآباد۔

زلزلوں کی تاریخ۔ زلزلہ تنبیہ الٰہی و درس عبرت، گجرات کے زلزلہ میں تباہی اور ہماری پستی میز آفت سماوی کے وقت کیا کرنا چاہیئے؟ اس کتاب کے جلی موضوعات ہیں درس عبرت کیلئے اس کتاب کا مطالعہ مفید ہوگا۔

● نام کتاب: وراثت میں عورت کا حق
تالیف: مولانا کمال الدین اثری۔
صفحات: ۶۴، قیمت =/15 روپئے
ملنے کا پتہ: مکتبہ اثریہ بونڈھیار سکھوئیا بازار امبیڈکر نگر
اس کتاب میں عورتوں کے جملہ حقوق کا تذکرہ بڑے مؤثر انداز میں کیا گیا ہے۔ اور یہ بتایا گیا ہے کہ جو لوگ عورتوں کے حقوق ادا کریں گے وہ دنیا و آخرت میں چین و سکون کی زندگی گذاریں گے، یہ کتاب عام مسلمانوں کیلئے مفید ہے۔ اس لئے اس کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیئے۔

رانچی میں رابطہ ادب اسلامی کا سیمینار منعقد ہوگا

رانچی میں منعقد ہونے والے رابطہ ادب اسلامی کا اٹھارہواں سیمینار جو ۲۰ تا ۲۲ مارچ ۲۰۰۲ء کو ہونے والا تھا، بعض اسباب کی بناء پر مؤخر کیا جا رہا ہے، مفصلہ تاریخوں کی اطلاع آپ کو انشاء اللہ قریبی مدت میں دی جائے گی۔

دعوت نامہ میں مندرجہ موضوع اور دیگر تفصیلات حسب سابق رہیں گے۔

والسلام
مخلص
محمد واضح رشید
نائب سکریٹری
عالمی رابطہ ادب اسلامی شعبۂ برصغیر
ندوۃ العلماء لکھنؤ

PH No: 372336-323864
FAX: 330022

(بقیہ) کامیاب زندگی

ارشاد فرماتے ہیں کہ تم نے جو کچھ کھا لیا وہ مٹی ہو گیا اور تم نے جو پہن لیا وہ پیوند اڑ ہو کر گھورے پر گیا۔ اور تم نے جو چھوڑ دیا وہ تمہارے وارثوں کا ہے۔ تمہیں بھول کر یاد کریں یا نہ کریں مطلب یہ کہ تمہارے لئے تو بس وہی ہے جو تم اپنی زندگی میں کر جاؤ گے۔

بھائی یہ مال چھوٹ جانے والا ہے یہ دولت مٹ جانے والی ہے، یہ زندگی فنا ہو جانے والی ہے، یہ محل و مکان سب یہیں رہ جانے والے ہیں۔ اگر ہم اس کو سوچا کریں اور قرآن پاک کو غور سے پڑھیں اور قیامت کے دن کو یاد کریں تو ہماری حالت بدل جائے، اللہ کا خوف پیدا ہو جائے، دنیا اور اس کے ساز و سامان میں دل نہ لگے۔ ہمارے اکابر کا یہی حال تھا، ان پر ہر وقت اللہ کا خوف طاری رہتا تھا۔ اس لئے ان کو کسی حال میں چین نہیں رہتا تھا۔ وہ قیامت کے دن کو اور وہاں پیش آنے والی چیزوں کو ہر ہر وقت یاد رکھتے تھے۔ اسی بنا پر وہ ساری ساری رات جاگ کر عبادت میں گذار دیتے تھے۔ اللہ کے نیک بندوں کا یہی حال ہوتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ" (پ ۲۱) یعنی ان کے پہلو خواب گاہوں سے علیحدہ ہوتے ہیں اس طور پر کہ وہ لوگ اپنے رب کو امید سے اور خوف سے پکارتے ہیں اور ہماری دی ہوئی چیزوں میں سے خرچ کرتے ہیں۔ (مطلب یہ کہ ایمان والوں کی یہ صفات ہیں) سو کسی شخص کو خبر نہیں۔ جو جو آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ایسے لوگوں کے لئے خزانۂ غیب میں موجود ہے۔ یہ ان کے اعمال نیک کا صلہ ملا ہے۔

...

دعائے مغفرت

مجلس تحقیقات و نشریات اسلام ندوۃ العلماء کے سابق کارکن جناب خلیل احمد پرتاپ گڈھی صاحب کا طویل علالت کے بعد ۴ مارچ ۲۰۰۲ء کو انتقال ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

مرحوم خوش ذوق، با اخلاق اہل علم کے قدر داں اور ایک اچھے شاعر تھے، حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ کی کتابوں کا بڑے شوق سے مطالعہ کرتے تھے۔ اساتذہ اور طلباء سے بڑی محبت سے پیش آتے تھے۔ وہ سرکاری ملازمت سے ریٹائر ڈ ہونے کے بعد ایک عرصہ تک مجلس تحقیقات و نشریاتِ اسلام کی خدمت کرتے رہے۔ اور تعمیرِ حیات میں ان کا منظوم کلام اکثر و بیشتر شائع ہوتا رہا۔ موصوف کی نماز جنازہ دار العلوم ندوۃ العلماء میں مفتی محمد ظہور ندوی صاحب نے پڑھائی اور تدفین ڈالی گنج کے قبرستان میں ہوئی۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرما کر اعلیٰ علیین میں جگہ نصیب فرمائے۔

● مولوی محمد احمد ظفر ندوی جو بنگلہ بازار جیل روڈ لکھنؤ کے ایک مدرسہ میں تدریسی فریضہ انجام دے رہے تھے۔ دل کے عارضہ میں ۱۰ ذی الحجہ ۱۴۲۲ھ کو انتقال ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

مرحوم بڑے ذی استعداد تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ قارئین کرام سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کی اہم کتابیں

دو ہفتے ترکی میں:
ترکی کا سفر نامہ "حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کا شگفتہ و دل آویز طرزِ بیان
قیمت ۱۵/- روپئے

کاروانِ ایمان و عزیمت:
حضرت سید احمد شہیدؒ کی تحریکِ اصلاح و جہاد سے تعلق رکھنے والے اصحابِ علم و فضل کا تذکرہ تاریخ دعوت و عزیمت کا ایک روشن باب، قیمت ۳۵/- روپئے۔

دعائیں:
قرآن و حدیث کی دعائیں ترجمہ (جیبی سائز) ۸/- روپئے۔

ناشر:
مکتبۂ اسلام ۱۷۲/۵۴ محمد علی لین مے گوئن روڈ لکھنؤ (یو۔پی)

مدینہ کی پھر یاد آنے لگی

مباسط ہو کر پھر آنے لگی
پیامِ محبت سنانے لگی
تصور میں کس کو یہ لانے لگی
مرے دل پہ بجلی گرانے لگی
مدینہ کی پھر یاد آنے لگی
جنونِ محبت بڑھانے لگی
وہ اٹھ اٹھ آنسو رلانے لگی
کہ پھر آگ دل میں لگانے لگی
کچھ اس طرح نغمے سنانے لگی
مجھے مرغِ بسمل بنانے لگی
مرے دل کی کلیاں کھلانے لگی
کہ فصلِ بہاراں پھر آنے لگی
شرابِ تصور پلانے لگی
مجھے مست و بے خود بنانے لگی
دیوانہ مجھے پھر بنانے لگی
ہنسانے لگی اور رلانے لگی
نہ جانے مجھے کیا دکھانے لگی
بہارِ قبا یاد آنے لگی
میری تشنگی پھر بڑھانے لگی
مجھے یادِ زمزم کی آنے لگی
یرکس و اسطے میں تڑپنے لگا
صدا کیا یہ کانوں میں آنے لگی
مسرت سے کیوں جھومنے میں لگا
یہ کیا مجھ کو مژدہ سنانے لگی
مبارک، مبارک یہ امید و بیم
محبت کا نقشہ دکھانے لگی
پڑھوں کیوں نہ دل سے درود و سلام
مجھے لذتِ دید آنے لگی

لطیفِ شکایت اور اس کا حکیمانہ ازالہ

امام شعبیؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے کہا: "امیر المومنین! میرے شوہر جیسا نیک آدمی شاید دنیا میں کوئی نہیں، وہ دن بھر روزہ رکھتے اور رات بھر نماز پڑھتے رہتے ہیں۔" یہ کہہ کر وہ خاموش ہو گئی۔

حضرت عمرؓ اس کی بات کا منشا پوری طرح نہ سمجھ پائے اور فرمایا: "اللہ تمہیں برکت دے اور تمہاری مغفرت کرے، نیک عورتیں اپنے شوہر کی ایسی ہی تعریف کرتی ہیں۔"

عورت نے یہ جملہ سنا، کچھ دیر جھجکی، رکی اور پھر واپس جانے کے لئے کھڑی ہو گئی۔ کعب بن سوارؓ بھی موجود تھے، انھوں نے عورت کو واپس جاتے دیکھا تو حضرت عمرؓ سے کہا:

"امیر المومنین! آپ اس کی بات نہیں سمجھے، وہ اپنے شوہر کی تعریف نہیں، شکایت کرنے آئی تھی، اس کا شوہر جوشِ عبادت میں زوجیت کے پورے حقوق ادا نہیں کرتا۔"

"اچھا یہ بات ہے۔" حضرت عمرؓ نے فرمایا "بلاؤ اسے!"

وہ عورت پھر واپس آئی، اس سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ واقعی حضرت کعب بن سوارؓ کا خیال صحیح تھا۔ حضرت عمرؓ نے ان سے فرمایا کہ "اب تم ہی اس کا فیصلہ کرو۔"

"امیر المومنین! آپ کی موجودگی میں کیسے فیصلہ کروں؟" حضرت کعبؓ نے کہا۔ "ہاں! تم نے ہی اس کی شکایت کو سمجھا تم ہی اس کا ازالہ کرو۔" حضرت عمرؓ نے فرمایا۔

اس پر حضرت کعبؓ نے کہا: "امیر المومنین! اللہ تعالیٰ نے ایک مرد کو زیادہ سے زیادہ چار عورتوں سے نکاح کی اجازت دی ہے۔ اگر کوئی شخص اس اجازت پر عمل کرتے ہوئے چار شادیاں کرے تو بھی ہر بیوی کے حصے میں چار میں سے ایک دن رات آتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہر چوتھا دن رات ایک بیوی کا حق ہے۔ لہٰذا آپ فیصلہ دیجئے کہ اس عورت کا شوہر تین دن عبادت کر سکتا ہے، لیکن چوتھا دن لازماً اسے اپنی بیوی کے ساتھ گذارنا چاہیئے۔"

یہ فیصلہ سن کر حضرت عمرؓ پھڑک اٹھے اور فرمایا: "یہ فیصلہ تمہاری پہلی فہم و فراست سے بھی زیادہ عجیب ہے!"

اس کے بعد حضرت عمرؓ نے حضرت کعبؓ کو بصرہ کا قاضی بنا دیا۔

(ابن عبد البر الاستیعاب تحت الاصابہ ص ۲۸۶ ج ۳ مطبوعہ مصطفیٰ محمد مصر ۱۳۵۸ھ)

بصیرت ہو تو ہر ماحول کا سامان پیدا کر
نفاق کرتی رہے گی نوبہ نو برقِ شر پیدا
— شفیق جونپوری —

بہاریں کیوں چمن سے ہیں گریزاں
ذرا سوچیں یہ اربابِ گلستاں
— طاہر تلہری —

بے ہنر کی نظر ہے عیبوں پر
باہنر عیب بیں نہیں ہوتا
— امجد حیدر آبادی